دارالامن میں رہنے کے طریقے

(برائے برطانیہ)

مؤلف

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب دامت برکاتہم

غیر مسلموں کے ساتھ میل و محبت سے کس طرح رہیں گے
اور اس کے ساتھ کیا برتاؤ کریں گے، اس کے لئے قرآن اور حدیث کی روشنی میں
انوکھی کتاب

ناشر

مکتبہ ثمیر، مانچیسٹر، انگلینڈ

Mobile (0044) 7459131157

نام کتاب.........دارالامن میں رہنے کے طریقے

نام مؤلف................مولانا ثمیر الدین قاسمی

ناشر...................مکتبہ ثمیر، مانچیسٹر، انگلینڈ

نگراں...............................یونس احمد پٹیل

طباعت باراول...................مارچ ۲۰۱۷ء

مؤلف کا پتہ

Maulana Samiruddin Qasmi

70 Stamford Street , Old trafford

Manchester,England -M16 9LL

E mail samiruddinqasmi@gmail.com

mobile (00 44) 7459131157

چھپائی کے لئے رابطہ کریں

مولانا شمس الحق صاحب، باٹلی

07811720145

فہرست مضامین	صفحہ نمبر

فہرست مضامین	صفحہ نمبر

فہرست مضامین	صفحہ نمبر
[27] غیر مسلم کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت دے سکتے ہیں	57
[28] دوسرے مذہب والوں پر بھی صدقہ نافلہ کیا کریں	58
[29] دوسرے مذہب والوں کا ہدیہ قبول کر سکتے ہیں۔	59
[30] غیر مسلم کا برتن دھویا ہوا ہو تو اس میں کھا سکتے ہیں۔	60
[31] غیر مسلم ملکوں میں مسلمانوں کو آپس میں بھی نہیں لڑنا چاہئے	61
[32] ان ملکوں میں آپس میں بدظنی پیدا نہ کریں	64
[33] اگر شریعت کے خلاف نہ ہو تو معاف کر دیا کریں	66
[34] اسلامی حکومت پر غیر مسلم کے دین کی حفاظت ضروری ہے	67
[35] اسلامی حکومت میں بھی چرچ نہیں ڈھایا جائے گا	70
[36] سڑکوں اور شہریوں پر جو بم نہ پھینکیں	72
[37] میدان جنگ میں بھی 8 آٹھ قسم کے لوگوں کو قتل کرنا حرام ہے	73
(۱) عورت	74
(۲) بچہ	74
(۳) بوڑھا	74
(۴) مزدور	75

فہرست مضامین	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب لکھنے کا داعیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔اما بعد

ہمارے محترم بھائی یونس پٹیل صاحب نے اس ملک میں رہنے کے متعلق مجھ سے چند سوالات کیئے جو واقعی قابل غور تھے،اور اس ملک میں رہنے والے مسلمانوں کو اس کی ضرورت تھی کہ وہ کس طرح یہاں کے باشندوں کے ساتھ برتاؤ کریں اور کس طرح انکے ساتھ رہیں

بہت سارے مسائل وہ تھے جو اسلامی حکومت میں ہم کر سکتے تھے لیکن اس ملک میں انکو بجالانا مشکل ہے اور اس پر عمل کرنا بھی مشکل ہے اس لئے ایسی آیت اور احادیث کو تلاش کی گئی جو اس ملک کے مناسب ہوں اور ان پر عمل کر کے اپنے مذہب پر بھی قائم رہے اور یہاں کے باشندوں کے ساتھ مل جل کر بھی رہ سکے،اس لئے بہت سی وہ احادیث لائی گئیں جن میں آسانی اور سہولت تھی اور وسعت قلبی کا بھی مظاہرہ تھا،اور اسی کی روشنی میں جوابات لکھے گئے

اس کتاب کے لکھتے وقت یہ احساس رہا ہے

کہ ملک میں محبت کیسے پھیلے

اس کتاب کے لکھتے وقت یہ احساس بھی رہا ہے کہ،شام،عراق،لیبیا،یمن،مصر ،افغانستان،

میں مسلمان آپس میں لڑے، ایک دوسرے کا احترام نہیں کیا، دوسروں کے حقوق کی رعایت نہیں کی، دوسرے گروپ اور دوسرے مسلک والوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا، ان کو دبایا، اور ان پر ظلم کیا، یہ سختی حکمرانوں نے کی، اور مذہبی ادارے والوں نے سب مل کر کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا جس کی بنا پر لوگ قتل و غارت میں مبتلاء ہوئے، اور پورا پورا ملک کھنڈر میں تبدیل ہو گیا، یوٹیوب پر آپ اس کی تصویر دیکھیں تو آپ کو رونا آئے گا۔

مجھے اس کا خیال رہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ غیر مسلم ملک میں رہتے ہیں، ہمارے ملک کے باشندے کے ساتھ بدتمیزی کریں، یا ان کا جائز حق ادا نہ کریں، جس کی وجہ سے نفرت پھیل جائے، اور تشدد کی صورت اختیار کر جائے، اور دونوں کے گھر برباد ہو جائے

اس لئے قرآن اور حدیث کی روشنی میں یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق کتنے ہیں، اور کس طرح انکے ساتھ پیش آئیں تو ملک بچے گا بھی اور ترقی بھی کرے گا، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کی تعلیم کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیں گے

مجھے دل سے معاف کر دیں

مجھے اس کا بھی اقرار ہے کہ کئی جگہ حدیث کے بجائے صحابی کے قول سے استدلال کیا ہے، اور نرمی کا پہلو اختیار کیا ہے اس لئے برطانیہ کے اہل وطن میں سے کسی کو تکلیف پہونچی ہو یا حکومت برطانیہ کو کوئی اعتراض ہو تو میں ان سے بھی معافی مانگتا ہوں مجھے دل سے معاف کر دیں، اگر میری غلطیوں کی مجھے اطلاع دیں تو میں بہت شکر گزار ہوں گا، اور اس کے لئے دعا بھی کروں گا

شکریہ

میں حضرت مفتی محمد امجد صاحب دامت برکاتہم ، بریڈفورڈ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کا انگریزی ترجمہ کیا، اور لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی ۔ اسی طرح یونس بھائی پٹیل صاحب نے بھی اس کتاب کی اشاعت میں بہت کوشش کی ، اللہ تعالی ان حضرات کو دنیا اور آخرت میں اس کا بھرپور بدلہ عطا فرمائے ،آمین یارب العالمین

بس ایک ہی تمنا

بس میری ایک ہی تمنا ہے کہ یہ ملک امن میں رہے، ہر مذہب کے لوگ ایک دوسرے کے درمیان خوشیاں بکھیرتے رہیں، اور امن وامان کے ساتھ ملک کو ترقی دیتے رہیں، بس اسی تمنا میں یہ چند سطریں بکھیردی ہیں، اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں اس کو قبول فرمائے ۔۔۔ آمین یارب العالمین

والسلام

احقر ثمیر الدین قاسمی ۔غفرلہ، مانچسٹر ،انگلینڈ

۲۲ / ۲ / ۲۰۱۷ء

ہم دارالامن میں کس طرح رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد۔

اس وقت بہت سے مسلمان اپنے اپنے ملک کو چھوڑ کر برطانیہ، یورپ، امریکہ اور دوسرے ملکوں میں بسے ہوئے ہیں، ان ممالک میں اسلامی حکومت نہیں ہے، بلکہ جمہوری ہے اور اس پر عیسائی مذہب کا غلبہ ہے یا پھر آزاد خیال ہے، اس لئے یہ لوگ اپنے اپنے حساب سے قانون بناتے ہیں، اور پوری قوم پر نافذ کرتے ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمان ان ملکوں میں کس طرح رہیں، اور ان لوگوں کے ساتھ کس طرح کا معاملہ کریں۔

برطانیہ میں بہت وسعت قلبی کے ساتھ یہ 8 سہولتیں دی جاتی ہیں

[1] وظیفہ [benefit]

جو لوگ بھی برطانیہ کا باشندہ ہیں، چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم جو کام نہیں کر سکتے ہیں ان سب کو وظیفہ دیا جاتا ہے ان میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا ہے۔

کمال یہ ہے کہ بینی فٹ [benefit] پانے والوں کو کرسمس کا ہدیہ بھی دس پونڈ مسلمانوں کو دیتے ہیں حالانکہ یہ عیسائیوں کا تہوار ہے، مسلمانوں کا نہیں ہے، لیکن یہ ہدیہ عیسائیوں کو دیا جاتا ہے تو مسلمانوں کو بھی دیا جاتا ہے، تا کہ مسلمانوں کے ساتھ بھی کوئی بے انصافی نہ ہو۔

[2] انصاف

بعض ملکوں میں دیکھا گیا کہ اپنوں کے لئے کچھ اور قانون ہے، اور باہر سے آنے والوں کے لئے کچھ اور قانون ہے، لیکن یہاں ایسا نہیں ہے، بلکہ سب کے لئے یکساں قانون ہے، اور سب کے لئے یکساں انصاف ہے، کچھ ملکوں میں ایسا بھی ہے کہ چھوٹی سی لڑائی میں آٹھ سال اور دس سال

تک مقدمہ چلتا رہتا ہے، اس میں مدعی اور مدعی علیہ سے وکیل بھی کھاتا ہے اور جج بھی کھاتا ہے اور کیس میں پھنسنے والوں کو کنگال کر دیتے ہیں، لیکن برطانیہ میں یہ دیکھا گیا کہ عموما ایک سال اور ڈیڑھ سال میں مقدمے کا فیصلہ کر دیتے ہیں، اور غریب کیس لڑنے والوں کو لیگل ایڈ بھی دیتے ہیں، اور صحیح فیصلہ کرتے ہیں اور واقعی مظلوم کی دار رسی ہوتی ہے جس سے مظلوم کچلا نہیں جاتا ہے، یہ بہت بڑی سہولت ہے جو یہاں سبھی کو ملتی ہے۔

میرا خیال ہے کہ یہی وہ انصاف اور اخلاق ہے جس کی وجہ سے یہ ملک ترقی اور خوش حالی کی اعلی معیار پر ہے، اور پوری دنیا میں اس کا دبدبہ ہے۔

[3] علاج

یہاں ہر باشندے کو علاج کی سہولت دی جاتی ہے، یہ سہولت اتنی بڑی ہے کہ مرض میں اور بڑھاپے میں بہت کام آتی ہے،، جس کے پاس پیسہ نہیں ہے اس کو دوائی بھی مفت دی جاتی ہے۔
ضرورت پڑنے پر آپریشن کیا جاتا ہے جس پر بڑا خرچ آتا ہے اور حکومت اس کو برداشت کرتی ہے، اس میں بھی مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں ہے

[4] تعلیم

یہاں کالج تک تعلیم مفت ہے اور ہر ایک کو دی جاتی ہے، اس میں بھی یہاں کے باشندے اور باہر کے لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہے، اور جہاں خرچ لیا جاتا ہے وہاں ہر ایک سے لیا جاتا ہے، اپنے

اور پرائے میں کوئی فرق نہیں ہے

[5] کام job

یہاں کام دینے کا معاملہ بھی بہت اچھا ہے ہر ایک کو کام دیا جاتا ہے، مذہب کی وجہ سے کام دینے سے انکار نہیں کرسکتا، ہاں صلاحیت نہ ہو تو کام سے انکار کرسکتا ہے، لیکن اگر صلاحیت ہے تو کوئی فیکٹری والا یا دکان والا کام دینے سے انکار نہیں کرسکتا، اور یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جو اس ملک میں سب کے لئے آسان ہے

[6] نشنلیٹی nationality

بعض ملکوں میں ہے کہ آپ زندگی بھر وہاں کام کرتے رہیے وہ آپ کو اس ملک میں رہنے کا حق نہیں دیں گے، اور نہ آپ وہاں اپنا مکان خرید سکیں گے، برطانیہ کی حکومت میں اتنی وسعت ہے کہ پانچ سال میں ہی آپ کو یہاں پر رہنے کا حق دے دیتی ہے، اور آپ کو یہاں کا پاسپورٹ مل جائے گا، یہاں اوٹ دینے کا حق بھی ملے گا، مکان اور جائداد خریدنے کا بھی حق مل جائے گا، اور وہ تمام سہولتیں جو یہاں کے پرانے باشندوں کو ہیں وہ انکو بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔

[7] مذہبی رواداری

یہاں جمہوریت ہے، لیکن عیسائی مذہب کا غلبہ ہے لیکن اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے کے لئے ہر ایک کو کھلی آزادگی ہے، کوئی مسجد بنائے، مدرسہ بنائے اس میں عبادت کرے اور اپنا مذہبی تعلیم دے اس میں کوئی پابندی نہیں ہے، ہاں ہیلتھ اینڈ سیفٹی کے خلاف ہو تو پھر منع کرتے ہیں، لیکن یہ ممانعت سب کے لئے ہے، کسی ایک مذہب یا قوم کے لئے خاص نہیں ہے

لیکن شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کریں جو حکومت کے قانون کے خلاف ہو یا کسی کے لئے نقصان دہ ہو

یہ لوگ ہمارے مذہبی معاملات میں دخل نہیں دیتے، ہم جس طرح کا مدرسہ بنانا چاہیں وہ بنانے دیتے ہیں، ہم جس طرح کی مسجد بنانا چاہیں وہ بنانے دیتے ہیں، ہاں اس سے کسے پڑوسی کو یا شہری کو واقعی نقصان ہوتا ہو یا ہیلتھ اور تندرستی کو نقصان ہو تو وہ روک دیتے ہیں، لیکن یہ قانون صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہے بلکہ سب کے لئے یکساں ہیں۔

یہ لوگ اتنے وسیع دل والے ہیں کہ جیل میں بھی مسلمان قیدیوں کے لئے حلال کھانے کا، سحری اور افطاری کا انتظام کرتے ہیں اس میں اس کا بہت خرچ ہوتا ہے لیکن پھر بھی برداشت کرتے ہیں اسی طرح جمعہ کی نماز پڑھوانے کے لئے جیل کے خرچ سے امام کا انتظام کرتے ہیں، اس کے علاوہ بھی ایک دن امام کا انتظام کرتے ہیں تا کہ قیدی مذہبی تعلیم حاصل کر سکے اس میں بھی بہت خرچ ہوتا ہے لیکن برداشت کرتے ہیں، اسی طرح ہاسپٹل میں بھی امام کا انتظام کیا جاتا ہے، لیکن حکومت اس کو برداشت کرتی ہے، اور خوشی سے یہ سہولت دیتی ہے۔ اگر یہ لوگ مذہبی

متعصب ہوتے تو یہ خصوصی سہولت ہرگز نہیں دیتے۔

[8] دفتروں میں کام آسانی سے کر دیتے ہیں

ایک بڑی خوبی یہ دیکھنے میں آئی کہ ان کے سرکاری دفتروں میں کوئی کام کروانے جائیں تو یہ رعب سے بات نہیں کرتے یا کبیدگی کا اظہار نہیں کرتے بلکہ خندہ پیشانی کے ساتھ کام کرتے ہیں، اور قانون کے مطابق آپ کا کام ہے تو کسی بھی ادارے میں جائے آپ کا کام آسانی سے ہو جائے گا، رشوت نہیں دینی ہوگی، یا رشوت کے لئے مہینوں نہیں دوڑائے گا، جبکہ اور ملکوں میں دیکھا گیا ہے کہ رشوت لینے کے لئے دس بار دوڑاتے ہیں اور پھر بھی کام کر کے نہیں دیتے
یہاں کی سہولتوں کو دیکھ کر بہت سے لوگوں نے اپنے ملکوں میں واپس جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے، اور ایسا سمجھیں کہ واپسی کی کشتی جلا چکے ہیں، اب انکو انہیں ملکوں میں رہنا ہے اور اسی کی مٹی میں سپرد خاک ہو جانا ہے۔

ان سہولتوں کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ یہ ملک باہر سے آنے والوں کے لئے دارالامن ہے
اس حدیث میں ہے کہ صحابہ نجاشی کی حکومت میں امن لیکر رہے تھے، اور انہوں نے دل کھول کر مسلمانوں کی مدد کی تھی۔ حدیث یہ ہے۔ **عن ابن مسعود قال بعثنا رسول الله ﷺ الی النجاشی و نحن من ثمانین رجلا ..... مرحبا بکم و بمن جئتم من عنده ..... انزلوا حیث شئتم۔** (مسند احمد، باب مسند عبد اللہ بن مسعود ج ۲، ص ۴۸، نمبر ۴۳۸۶)

ترجمہ.... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے ہمیں حضرت نجاشیؒ کے پاس بھیجا، ہم تقریباً اسی [۸۰] آدمی تھے.... نجاشیؒ نے ہمکو کہا آپ لوگوں کو مبارک ہو، اور جس رسول ﷺ کے پاس سے آپ لوگ آئے ہیں انکو بھی مبارک ہو.... انہوں نے یہ بھی کہا کہ آپ لوگ جہاں چاہیں، ہمارے ملک میں رہ سکتے ہیں۔

ثابت ہوا....... اس حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے اسی [۸۰] صحابہ کو نجاشیؒ کی خدمت میں پناہ لیکر رہنے کے لئے بھیجا اور وہ حضرات وہاں امن لیکر رہے۔ اس حدیث میں دار الامن کا ثبوت ہے۔

(نوٹ) حضرت نجاشیؒ اس وقت عیسائی تھے، اور ان کی حکومت عیسائی کی حکومت تھی۔

باہر ملکوں کے ساتھ ان کا کیا رویہ ہے اس کا مجھے تجربہ نہیں ہے، لیکن ملک کے اندر تمام باشندوں کے ساتھ جو انصاف اور خوش اخلاقی ہے ہر قوم اور ہر آدمی اس کا اعتراف کرتا ہے۔

میں چونکہ عامی آدمی ہوں اس لئے میں نے جو کچھ بیان کیا ہے ممکن ہے کہ اس میں کوئی کمی بیشی ہو ، لیکن تقریباً یہ صحیح ہے۔ پھر بھی یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر کمی بیشی ہو جائے تو اس کو معاف فرمائیں

سوال

،مسلمان غیر مسلم کی فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں انکی دکانوں میں کام کرتے ہیں ، اور دن رات کا اٹھنا بیٹھنا انکے ساتھ ہوتا ہے، وہ لوگ مسلمانوں کی شادی بیاہ ،عید بقرعید، اور جنازے میں بھی شریک ہوتے ہیں، اور مدد بھی کرتے ہیں، وہ یہ اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں، وہ صبح شام گوڈ مورنگ [صبح بخیر] بھی کہتے ہیں، اور بعض غیر مسلم سلام بھی کرتے ہیں

[۱]۔۔ایسی صورت حال میں اگر ہم انکی شادی بیاہ ، یا جنازے میں شریک نہ ہوں تو وہ اس کو برا مانتے ہیں ، اور یہ سوچتے ہیں کہ یہ کیسے غیر تہذیب یافتہ لوگ ہیں کہ ہم مسلمانوں کی شادی میں جاتے ہیں، لیکن یہ لوگ نہیں آتے ، ہم انکے جنازے میں شریک ہوتے ہیں لیکن وہ نہیں ہوتے ہیں ، اور کبھی ہوتے بھی ہیں تو دور دور رہتے ہیں ، ہماری ان رویوں سے عیسائی اور یہودی سمجھتے ہیں کہ اسلام کٹر مذہب ہے، غیر تہذیب یافتہ مذہب ہے کہ پڑوسیوں کی مدد بھی نہیں کرتا۔

[۲]۔۔یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عیسایوں کے تہوار میں ، اور اس کے جنازے میں کفر اور شرک بھی ہوتا ہے، شراب بھی پی جاتی ہے، کھانا حرام ہوتا ہے ، بے حیائی تو عام ہے، اور فوٹو تو ہر حال میں لیا جاتا ہے، تو ایسی صورت میں ہم مسلمان ان کے تہوار میں اور ان کے جنازے میں شریک ہوں یا شریک نہ ہوں ، اور شریک ہوں تو کس حد تک شریک ہوں ، اور کن کن کاموں سے بچا جائے؟

[۳] ۔۔ یہ بھی بتائیں کہ انکے گوڈ مورنگ good morning] کا جواب کس طرح دیں۔

[۴] ۔۔ یہاں یہ بات بھی ہے کہ بہت سے لوگ عیسائی اور یہودی سے مسلمان ہوئے ہیں ،

ان کے والدین اور رشتہ دار غیر مسلم ہیں، وہ کرسمس پر بلاتے ہیں، موت میت میں اور جنازے میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں، انکے والدین کی تمنا ہوتی ہے کہ اس بڑھاپے میں انکی خدمت کرے، اور انکے گھر کا کھانا بھی کھائے، اب بتائیں کہ ایک نو مسلم کہاں تک اپنے رشتہ دار کی خدمت کرے، اور کس حد تک اس کی غمی اور خوشی میں شریک ہو۔

ان ساری باتوں کا جواب قرآن اور حدیث کی روشنی میں دیں اور ان وسعتوں کا مظاہرہ کریں جو اسلام میں موجود ہیں۔

سائل :۔ یونس احمد پٹیل

الجواب

اسلام کا مذہب مسلمان اور غیر مسلم دونوں کے لئے رحمت کی چیز ہے

اسلام کا قانوں اتنا اچھا ہے کہ اس میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں کے لئے

[۱]........جان ،کی حفاظت ہے

[۲]........مال ،کی حفاظت ہے

[۳]........اولاد ،کی حفاظت ہے

[۴]........عزت ،کی حفاظت ہے

[۵]........مذہب، کی حفاظت ہے

یہ مذہب ہر ایک کو امن دیتا ہے، اور قتل و غارت کو سختی سے منع کرتا ہے

کسی کو بھی ناحق قتل کرنا ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانیت کو قتل کر دیا، اور تمام انسانوں کو قتل کرنے کا گناہ ہے۔

اس وقت جو لوگ بلا وجہ معصوم شہریوں کو بم مار کر قتل کرتے ہیں، یہ اسلامی تعلیمات نہیں ہے، بلکہ یہ مکمل دہشت گردی ہے، اس میں مرنے والے شہید نہیں ہیں، بلکہ گناہ گار مرا ہے

اسلام اس بات کی بھی تاکید کرتا ہے کہ دوسرے مذہب والوں کے ساتھ بھی احترام سے ملیں، اور اس کی عزت کریں، اس سے وہ اسلام کے قریب زیادہ آئیں گے۔

اسلام [45] باتوں پر بہت زور دیتا ہے اس کو ضرور کرنا چاہئے

اسلام ایک رحمت کا مذہب ہے اس لئے وہ ہر مذہب والوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا اور احترام کرنے کا حکم دیتا ہے، اسی کے ماتحت ان ۴۷ باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے

[۱] غیر مسلموں کے ساتھ بھی خندہ پیشانی سے ملیں

غیر مسلموں کے ساتھ آپ مسکرا کر ملیں جس سے انکو ایسا لگے کہ یہ میرے خیر خواہ ہیں، اور حقیقت میں بھی خیر خواہ بنیں۔

آپ یہ دیکھیں کہ عیسائی حضرات ہم سے کتنا مسکرا کر ملتے ہیں، اور خوش دلی سے ہمارا کام کرتے ہیں، اور ہم تو مسلمان ہیں، ہم کو تو حضور ؐ نے مسکرا کر ملنے کی تعلیم دی ہے، اس لئے ہم کو تو آگے بڑھ کر دوسروں سے مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے ملنا چاہئے، یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے۔

اس کے لئے یہ حدیث ہے۔ خالد ابن ولید .....فاطلعت علیه فما زال یتبسم الی حتی وقفت علیه فسلمت علیه بالنبوة فرد علی السلام بوجه طلق فقلت انی اشهد ان لا اله الا الله و انک رسول الله ۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ذکر اسلام خالد

بن ولیدؓ، ج۴،ص۳۵۱)

ترجمہ..... حضرت خالد بن ولیدؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے قریب آیا، آپ برابر میری طرف متوجہ ہو کر مسکراتے رہے جب تک کہ میں آپ کے سامنے نہیں کھڑا ہو گیا، میں نے نبوت والا سلام کیا، تو آپ نے خندہ پیشانی کے ساتھ مجھے جواب دیا، میں نے کہا کہ میں، لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ، پڑھتا ہوں۔

ثابت ہوا..... اس حدیث میں حضورؐ حضرت خالد بن ولیدؓ کے سامنے مسکراتے رہے جو ابھی تک کافر تھے، اور ان سے بشاشت کے ساتھ ملے، اس لئے غیر مسلم کے ساتھ بھی بشاشت، اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا چاہئے۔

عن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ لا یحقرن احدکم شیئا من المعروف ، و ان لم یجد فلیلق اخاک بوجه طلق ، و ان اشتریت لحما او طبخت قدرا فاکثر مرقته و اغرف لجارک منه ۔(ترمذی شریف، کتاب الاطعمۃ، باب ماجاء فی اکثار ماء المرقۃ، ص۴۳۲، نمبر۱۸۳۳)

ترجمہ.....حضورؐ نے فرمایا کہ، تم میں سے کوئی بھی آدمی کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھے، اور اگر دینے کی کوئی چیز نہ ہو تو کم سے کم، مسکراتے چہرے کے ساتھ ملو، اور اگر تم نے گوشت خریدا ہے، اور ہانڈی پکائی ہے تو اس میں شوربا زیادہ دو، اور اس میں سے ایک چمچی پڑوس کو بھی دو۔

ثابت ہوا..... اس حدیث میں ہے کہ دوستوں سے مسکرا کر ملیں، اور یہ بھی ہے کہ پڑوس کو کم سے کم شوربہ ہی پہنچائیں ، اور پڑوس میں غیر مسلم ہو تو بھی اس کا حق بنتا ہے کہ اس کو شوربہ پہنچائیں یا انکو کبھی کبھار ہدیہ دے دیا کریں۔

[2] غیر مسلموں کی خدمت کریں۔

عموما یہی تاثر ہوتا ہے کہ ہم صرف مسلمانوں کی مدد کریں، لیکن شریعت میں ایسا نہیں ہے بلکہ اس میں ترغیب ہے کہ انسان ہونے کے ناطے غیر مسلم کی بھی خدمت کریں، اس سے وہ خوش ہوں گے اور متاثر ہوکر اسلام قبول کریں گے

آپ انکی خدمت کریں گے تو یہ آپ سے خوش ہوجائیں گے، اور آپ سے پیار کریں گے۔

اس کے لئے یہ آیتیں ہیں۔ **لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین و لم یخرجوکم من دیاکم ان تبروھم و تقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین۔** (آیت ۸، سورت الممتحنۃ ۶۰)

ترجمہ..... اللہ تمہیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ جن لوگوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ان کے ساتھ تم کوئی نیکی کا یا انصاف کا معاملہ کرو، یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ثابت ہوا..... اس آیت میں ہے جس سے تمہاری جنگ نہیں ہے، انکے ساتھ اللہ تعالی احسان کا معاملہ کرنے اور انصاف کرنے سے نہیں روکتے، بلکہ احسان کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اور انکی پوری خدمت کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

ولا یأتل اولوا الفضل منکم و السعۃ ان یؤتوا اولی القربیٰ و المساکین و المھجرین فی سبیل اللہ و لیعفوا و لیصفحوا . (آیت ۲۲، سورت النور ۲۴)

ترجمہ..... اور تم میں سے جو لوگ اہل خیر ہیں اور مالی وسعت رکھتے ہیں وہ ایسی قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں، مسکینوں، اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والے کو کچھ نہیں دیں گے، اور انہیں چاہئے کہ معافی اور

درگزر سے کام لے۔

ثابت ہوا..... اس آیت میں ہے کہ مالداروں کو چاہئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں پر خرچ کریں، اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے، کوئی نومسلم مالدار ہو، اور اس کا رشتہ دار غیر مسلم ہو تب بھی اس پر خرچ کرنا چاہئے، غیر مسلم ہونے کی وجہ سے خرچ نہیں روکنا چاہئے

عن اسماء بنت ابی بکرؓ قلت قدمت علی امی و هی مشركة فی عهد رسول الله ﷺ فاستفتیت رسول الله ﷺ قلت امی قدمت و هی راغبة أفأصل امی ؟ قال نعم صلی امک ۔(بخاری شریف، کتاب الھبۃ، باب الھدیۃ للمشرکین، ص۴۲۴، نمبر۲۶۲۰ رمسلم شریف، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ والصدقۃ، ص۴۰۶، نمبر۱۰۰۳، ۲۳۲۴/۲۳۲۴)

ترجمہ..... حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ فرماتیں ہیں کہ حضورؐ کے زمانے میں میری مشرکہ ماں میرے پاس آئی، میں نے حضورؐ سے پوچھا کہ میری ماں کو اسلام لانے میں رغبت نہیں ہے، پھر بھی میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں، تو آپ نے فرمایا، ہاں!

ثابت ہوا..... اس حدیث میں ہے کہ غیر مسلم رشتہ دار کو بھی صدقہ دینا چاہئے اور اس کی خدمت کرنی چاہئے۔

جو حضرات مسلمان ہوئے ہیں، اور انکے رشتہ دار غیر مسلم ہیں، تو انکو چاہئے کہ وہ اپنے غیر مسلم رشتہ دار پر خوب خرچ کریں، البتہ ان کو زکوۃ کا مال نہیں دے سکتے ہیں، صدقہ نافلہ ضرور دیں، اس سے وہ خوش ہونگے، اور اس مذہب کو اچھا سمجھیں گے۔

عن عبد الله بن سلام .....و كان اول شیء تكلم به ان قال یا ایها الناس أفشوا السلام و اطعموا الطعام و صلوا و الناس نیام تدخلوا الجنة بسلام ۔(ترمذی

شریف، کتاب صفۃ القیامۃ، باب حدیث افشوا السلام، ص۵۶۶، نمبر ۲۴۸۵)

ترجمہ.. حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ سے پہلی بات یہ سنی کہ، آئے لوگو سلام کو عام کرو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، اور لوگ سوئے ہوئے ہوں اس وقت تم نماز پڑھو، تو ان شاء اللہ تم جنت میں داخل ہو جاوگے۔

ثابت ہوا..... اس حدیث میں ہے کہ لوگوں کو سلام کرو اور کھانا کھلاؤ۔ تو تم جنت میں داخل ہو جاوگے۔ یہ حدیث اگر چہ مسلمانوں کے لئے ہے، لیکن اس میں غیر مسلم بھی داخل ہیں، اس لئے ہمیں بھی ملک والوں کو خوب کھانا کھلانا چاہئے، اور جنت حاصل کرنی چاہئے۔

[3] انکے ساتھ انصاف کا معاملہ کریں۔

اس کے لئے یہ آیت ہے۔ان اللہ یأمر بالعدل و الاحسان و ایتاء ذی القربیٰ۔(
آیت ۹۰،سورت النحل ۱۶)

ترجمہ..... بیشک اللہ انصاف کا،احسان کا،اور رشتہ داروں کو اس کے حقوق دینے کا حکم دیتا ہے

یاایھا الذین آمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط و لا یجرمنکم شنان قوم الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی ۔(آیت ۸،سورت المائدۃ ۵)

ترجمہ..... اے ایمان والو! ایسے بن جاؤ کہ اللہ کے احکام کی پابندی کے لئے ہر وقت تیار رہو،اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو،اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ناانصافی کرو،انصاف سے کام لو یہی طریقہ تقوی کے بہت قریب ہے

ثابت ہوا..... ان دونوں آیتوں میں ہے کہ کسی قوم سے دشمنی ہو تب بھی اس کے ساتھ انصاف کرنا نہ چھوڑو۔ جن ملکوں میں لڑائی ہوئی،ان کا جائزہ لیں گے تو آپ کو یہی نظر آئے گا وہاں کے لوگوں نے اور وہاں کی حکومت نے انصاف کا معاملہ نہیں کیا،اس لئے ظلم میں دبے ہوئے لوگ لڑائی پر اتر آئے ،اور پورا ملک برباد ہو گیا،اگر وہ لوگ ہر ایک کے ساتھ انصاف کرتے تو کبھی یہ حادثہ پیش نہیں آتا۔

[4] غیر مسلم کو حقیر نہ سمجھیں۔

ایسی حرکت ہرگز نہ کریں جس سے اس کو محسوس ہو کہ یہ مجھے حقیر سمجھ رہے ہیں۔

بعض ملکوں میں دیکھا گیا کہ گلیوں اور سڑکوں پر دوسری قوموں کا مذاق اڑایا گیا تو وہاں جنگ چھڑ گئی، اور دونوں طرف سے کتنے لوگ مارے گئے، اس لئے حقیر سمجھتے وقت، اور دوسروں کا مذاق اڑاتے وقت اس کا بہت خیال رکھنا چاہئے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔

بعض حضرات سمجھتے ہیں کہ اپنے مسلک کی حفاظت کے لئے یہ کر رہا ہوں، لیکن اس کو اس کا خیال نہیں آتا کہ اس کا انجام کتنا خطرناک ہے۔

اس آیت میں اس کی پوری تاکید ہے۔ **یا ایھا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم و لا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منھن و لا تلمزوا انفسکم و لا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان و من لم یتب فاؤلئک ھم الظالمون** ۔(آیت ۱۱، سورت الحجرات ۴۹)

ترجمہ..... اے ایمان والو، ایک قوم دوسرے قوم کا مذاق نہ اڑائیں، ہوسکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو، اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا بہت بری بات ہے، اور جو لوگ ان باتوں سے باز نہ آئیں وہ ظالم لوگ ہیں

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ کسی آدمی کو حقیر نہ سمجھو اور نہ اس کا مذاق اڑاؤ۔ اس سے وہ متنفر ہوگا اور بے پناہ انتشار پیدا ہو جائے گا

[5] انکے ساتھ رواداری کا معاملہ کریں،اورانصاف کا معاملہ کریں

عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال الا من قتل نفسا معاهدة له ذمة الله و ذمة رسوله فقد اخفز بذمة الله فلا يرح رائحة الجنة . (ترمذی شریف،کتاب الدیات، باب ماجاء فیمن یقتل نفسا معاہدا،ص ۳۴۰،نمبر ۱۴۰۳)

ترجمہ..... حضورؐ نے فرمایا! سن لو جس نے ایسے عہد والے کو قتل کیا جس کا اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ عہد تھا تو اس نے اللہ ذمے کو توڑا اس لئے وہ جنت کی خشبو نہیں پائے گا۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ اسلامی حکومت میں کوئی غیر مسلم عہد کے ساتھ رہتا ہو،اور اس کو قتل کر دیا تو اس نے اللہ اور اسکے ذمے اور عہد کو توڑا اس لئے اس کو جنت کی خوشبو نہیں ملے گی،غیر مسلم کو قتل نہ کرنے کی کتنی تاکید ہے۔

قال رأيت عمر بن الخطاب ......و اوصيه بذمة الله و ذمة رسوله ان يوفى لهم بعهدهم و ان يقاتل من ورائهم و ان لا يكلفوا فوق طاقتهم . (بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ وابی بکر وعمرؓ ص ۲۲۴،نمبر ۱۳۹۲)

ترجمہ.....حضرت عمرؓ نے فرمایا.....اللہ کے ذمہ اور رسول ﷺ کے ذمے کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے عہد کو پورا کریں،اور ان کی حفاظت کے لئے جنگ کریں،اور ان کی طاقت سے زیادہ انکو کام نہ دیں

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ غیر مسلم ذمی ہو تو اس کی حفاظت کے لئے جنگ کرنا پڑے تو جنگ کریں،اور ان سے جو عہد کیا ہے اس کو پورا کریں۔

،اور ہم لوگ تو غیر مسلم کے ملکوں میں قیام پذیر ہیں اس لئے ہم کو تو اور رعایت کرنی چاہئے۔

[6] انکے ساتھ معاملات کی صفائی رکھیں۔

برطانیہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ خرید وفروخت میں دوکاندار معاملہ بہت صاف رکھتے ہیں، جلدی کوئی چیز غلط نہیں دیتے ہیں، جو چیز دیتے ہیں اس کی پوری صفات، اور اس کی قیمت بھی لکھی ہوتی ہے، اس میں کمی بیشی نہیں کرتے، اور ہر چیز کی باقاعدہ رسید دیتے ہیں، آپ ایک انڈا بھی لینے جائیں تو اس کی رسید دئے بغیر نہیں رہتے، تاکہ آپ دوبارہ دوکاندار سے مطالبہ کرسکیں، یہ باتیں اسلام میں تھیں، لیکن ان لوگوں نے انکو اپنا لیا ہے۔

اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ ان ملک والوں کے ساتھ معاملات کی صفائی رکھیں، انکے ساتھ دھوکہ ہرگز نہ کریں، اور صحیح چیز دیں، اور ہر چیز کی رسید دیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ خوش ہوں گے، اور سمجھیں گے کہ مسلمان اچھے لوگ ہوتے ہیں۔

دھوکہ نہ دیں اس کے لئے حدیث یہ ہے۔**عن ابی هريرة ان رسول الله ﷺ مر برجل يبيع طعاما فسأله كيف تبيع فأخبره فأوحی اليه ان ادخل يدک فيه فادخل يده فيه فاذا هو مبلول فقال رسول الله ﷺ ليس منا من غش**۔(ابوداود شریف، کتاب البیوع، باب فی النھی عن الغش، ص ۵۰۰، نمبر ۳۴۵۲)

ترجمہ..... حضورؐ ایک آدمی کے سامنے سے گزرے، جو گیہوں بیچ رہا تھا، ان سے پوچھا کہ آپ کس طرح بیچ رہے ہیں، اس آدمی نے بتایا، تو حضورؐ کو یہ وحی آئی کہ اپنے ہاتھ کو گیہوں میں ڈالیں، حضورؐ نے ہاتھ ڈالا، تو اندر سے گیہوں بھیگا ہوا تھا، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ، جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے، یعنی یہ مسلمان کا طریقہ نہیں ہے۔

ثابت ہوا..اس حدیث میں ہے کہ جو دھوکہ دیتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے، یعنی مسلمان نہیں ہے

[7] ان لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کریں۔

ان ملک والوں نے آپ پر احسان کیا ہے، آپ لوگوں کو کھلے دل سے اپنے ملک میں آنے دیا ہے ،اور ہر قسم کی سہولتیں دی ہیں، اس لئے ان کے ساتھ صرف بدلے کا معاملہ نہ کریں بلکہ آگے بڑھ کر زیادہ دیں اور احسان کا معاملہ کریں، قرآن نے ہم مسلمانوں کو یہی تعلیم دی ہے ۔

اس کے لئے یہ آیت ہے۔ و احسنوا ان اللہ یحب المحسنین ۔(آیت ۱۹۵، سورت البقرۃ ۲) ترجمہ..... احسان کا معاملہ کیا کرو، بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ لوگوں کے ساتھ احسان کا معاملہ کیا کرو۔

[8] غیر مسلم ملکوں کے قوانین کی پابندی کریں

جو قوانین شریعت کے خلاف نہیں ہیں، اور ان ملکوں میں داخل ہونے کے لئے اس کی پابندی کا عہد کیا ہے، اس کی پابندی کرنا بہت ضروری ہے،

ان آیتوں میں اس کی تاکید ہے

و اوفوا بعهد الله اذا عاهدتم و لا تنقضوا الایمان بعد توکیدها و قد جعلتم الله علیکم کفیلا ۔ (آیت ۹۱، سورت النحل ۱۶)

ترجمہ..... اور جب تم نے کوئی معاہدہ کیا ہو تو اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرو، اور قسموں کو پختہ کرنے کے بعد انہیں نہ توڑو، جبکہ تم اپنے اوپر اللہ کو گواہ بنا چکے ہو۔

الذین یوفون بعهد الله و لا ینقضون المیثاق ۔ (آیت ۲۰، سورت الرعد ۱۳)

ترجمہ..... وہ لوگ جو اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں، اور معاہدہ کے خلاف ورزی نہیں کرتے۔

ثابت ہوا...... ان آیتوں میں ہے کہ عہد کو پورا کریں۔ اس حدیث میں اس کا ثبوت ہے۔

عن البراء بن عازبؓ قال صالح النبی ﷺ المشرکین یوم الحدیبیة علی ثلاثة اشیاء، علی ان اتاه من المشرکین رده الیهم، و من اتاه من المسلمین لم رده وعلی ان یدخلها الا بجلبان السلاح، السیف و القوس و نحوه، فجاء ابو جندل یحجل فی قیوده فرده الیهم ۔ (بخاری شریف، کتاب الصلح، باب الصلح مع المشرکین، ص ۴۴۱، نمبر ۲۷۰۰)

ترجمہ..... حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ، صلح حدیبیہ کے دن حضورؐ نے مشرکین سے تین باتوں پر صلح کی، ایک تو یہ کہ کوئی مشرک مسلمان ہو کر حضورؐ کے پاس آئے گا تو اس کو واپس کرنا پڑے گا، دوسری یہ کہ، اگر

مشرکین کے پاس کوئی مسلمان آئے گا تو وہ واپس نہیں کریں گے، اور تیسری بات یہ کہ اگلے سال ہتھیار، تلوار، اور تیر یہ سب میان میں رکھ کر مسلمان مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے، اسی درمیان حضرت ابو جندلؓ بیڑی پہنے ہوئے آئے تو حضورؐ نے انکو عہد کے مطابق واپس کر دیا۔

ثابت ہوا.......اس حدیث میں دو باتیں ہیں[۱] ایک تو یہ کہ حالات متقاضی ہوں تو غیر مسلم کے ساتھ صلح کی جا سکتی ہے۔ [۲] اور دوسری بات یہ ہے کہ جس بات پر صلح ہوئی اس کو نبھانا ضروری ہے

غیر مسلم ملکوں میں ایک اہم شرط یہ ہوتی ہے کہ کوئی ایسی تقریر نہ کریں جس سے آپس میں نفرت پیدا ہو، اور قتل غارت شروع ہو جائے، یا خانہ جنگی شروع ہو جائے۔ آپ حضرات اس کی پوری پابندی کریں۔ یہ شرط بھی ہوتی ہے کہ آپ بم دھماکہ نہ کریں، آپ اپنے نوجوان سے اس کی بھی پوری پابندی کروائیں

[9] حکومت کے خلاف خواہ مخواہ سازش نہ کریں

آپ بڑی بڑی مسجدیں بنائیں، بڑے بڑے مدرسے بنائیں، اوراس میں خوب تعلیم دیں، صبح وشام عبادت کریں۔حکومت آپ کو کبھی نہیں چھیڑے گی، اور نہ اس کو بند کرانے کی کوشش کرے گی، بلکہ فخر سے کہے گی کہ دیکھو میرے یہاں دوسرے مذاہب کے مدرسے اور عبادت گاہیں محفوظ ہیں۔اس کو ٹیلی ویزن پر دے گی، اور پوری اڈوٹائز کرے گی۔

لیکن اگر آپ نے حکومت کے خلاف سازش شروع کی، یا وہاں کے باشندوں کے خلاف شازش شروع کی، یا حکومت کے کسی قانون، یا پالیسی کے خلاف ذہن بنانا شروع کیا، اور حکومت یہ سمجھتی ہے کہ یہ میرے لئے ، یا میری قوم کے لئے نقصان دہ ہے تو اب حکومت آپ کے پیچھے پڑے گی، اور آپ کو نکال کر چھوڑے گی۔

یہ بہت سمجھنے کی چیز ہے۔بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ سیاسی نوجوان کو حکومت سے خار ہوتا ہے، یا اس کو کوئی عہدہ حاصل کرنا ہوتا ہے، اس کو کوئی اپنا مقصد ہوتا ہے ، لیکن وہ مذہبی نعرہ لیکر اٹھتا ہے، اس کے فائدے کی بات کرتا ہے، اس کو حقوق دلوانے کا جھانسا دیتا ہے، اور مسجد، یا مدرسے کے سادے علماء کو ساتھ لیتا ہے، اور حکومت کے خلاف کھڑا کر دیتا ہے، اور نفع کی لالچ دیکر پوری قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔

شام کے داعش نے وہاں کے مسلمانوں کو مذہبی نعرہ دیا، اس نے وعدہ کیا کہ یہاں اسلامی حکومت قائم کریں گے، اور ہر ایک کے لئے دودھ کی ندی بہا دیں گے، اس لالچ میں وہاں کے کچھ سادے لوگوں نے ساتھ دیا، لیکن یہ رویہ حکومت کے خلاف تھا، اس لئے اس نے ایک کو

بھی زندہ نہیں چھوڑا۔

ہندوستان کے پنجاب میں ایک غیر مسلم مذہبی ادارے میں حکومت کے خلاف سازش شروع کی، ایک جذباتی جوان نے اس کا نعرہ لگایا، اور کچھ لوگوں نے اس کا ساتھ دیا ،سیلر کے اندر ہتھیار چھپائے تو اس وقت کی حکومت کو ایکشن لینا پڑا، اور اس میں درجنوں آدمی عبادت گاہ ہی میں قتل ہو گئے، ادارے والے نے تو یہی ظاہر کیا کہ دیکھو صاحب میرے آدمیوں کو قتل کر دیا، اور مجھ پر ظلم کیا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ مذہب کے آڑ میں انتشار پھیلا رہے تھے اس لئے اس کے خلاف جنگ کرنی پڑی، اور آج تک اس کا اثر باقی ہے

یہ جنگ حکومت کے لئے بہت تکلیف دہ ہوتی ہے، وہ جنگ کرنا ہرگز نہیں چاہتی، دنیا میں اس کی بڑی توہین ہوتی ہے، لیکن مجبوراً اس کو ایسا کرنا پڑتا ہے۔

اس لئے دارالامن میں رہنے والے مسلمانوں سے دست بستہ گزارش ہے کہ حکومت کے خلاف سازش نہ کریں، اور نہ سازش کرنے والوں کا ساتھ دیں

حکومت کی نگاہ میں یہ ناقابل معافی جرم ہے۔ اس سے پرہیز کریں

اس آیت میں ہے کہ سازش کرنے والوں سے دور رہا کریں۔ **و کذالک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا لیمکروا فیھاو ما یمکرون الا بانفسھم و ما یشعرون** ۔(آیت ۱۲۳، سورت الانعام ۶)

ترجمہ..... اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے مجرموں کے سرغنوں کو موقع دیا ہے کہ وہ اس بستی میں سازشیں کیا کریں، اور وہ جو سازشیں کرتے ہیں در حقیقت وہ کسی اور کے نہیں بلکہ خود ان کے اپنے خلاف پڑتی ہیں۔ لیکن اس کو اس کا احساس نہیں ہوتا۔

ثابت ہوا... اس آیت میں یہ بتایا کہ اللہ کا نظام یہ ہے کہ ہر معاشرے میں کوئی نہ کوئی سازش کرنے والا پیدا ہوتا ہے، جو مذہبی لبادہ اڑھ کر سازش کرتا ہے، معاشرے والوں کو ایسے آدمیوں سے دور رہنا چاہئے۔

سیصیب الذین اجرموا صغار عند الله و عذاب شدید بما کانوا یمکرون۔(آیت۱۲۴، سورت الانعام۶)

ترجمہ..... جن لوگوں نے اس قسم کی مجرمانہ باتیں کیں ہیں، ان کو اپنی مکاریوں کے بدلے میں اللہ کے پاس جا کر ذلت اور سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔

ثابت ہوا... ان دونوں آیتوں میں سازش کی برائی بیان کی ہے، اور یہ بھی بتایا ہے کہ سازش کرنے والے ہی کو اس کا نقصان پہنچتا ہے۔اس لئے دارالامن ہیں رہنے والوں کو اس سے بہت پرہیز کرنا چاہئے، یہ رویہ سب سے بڑی غلطی ہے۔

[10] حکومت مفید قانون بنائے تو اس کی مخالفت نہ کریں

اگر حکومت عوام کے لئے کوئی مفید قانون بنائے، یا مفید ادارہ بنائے، جو شریعت کے خلاف نہ ہو تو اس کی حمایت کرنی چاہئے، خواہ مخواہ اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے، ہاں شریعت کے خلاف ہو یا مفید عامہ کے خلاف تو اختلاف کر سکتے ہیں

بعض مرتبہ یہ دیکھا گیا ہے کہ حکومت کتنی مفید قانون کیوں نہ بنائے کچھ آدمی مخالفت ہی کرنے پر تلے ہوتے ہیں، کیونکہ اس کو نہیں پوچھا، یا اس کی جماعت کو کوئی عہدہ نہیں دیا، اس لئے اس کی خامی نکالتے رہتے ہیں اور عوام کا نقصان کر کے چھوڑتے ہیں،

اس کی مخالفت کرنے سے حکومت کی نظر اس پر ہو جاتی ہے کہ دیکھو یہ ہر بار ہماری مخالفت کرتا ہے، جس کی وجہ سے حکومت اس کو راستے سے ہٹانا چاہتی ہے، یا اس کو کمزور کرنا چاہتی ہے جس سے عوام اور حکومت کے درمیان اختلاف پیدا ہوتا ہے، اور ملک کی ترقی رک جاتی ہے، اور ہم تو امن لیکر اس ملک میں آئے ہیں اس لئے ہمیں تو وہ جلدی سے ہٹا دیں گے۔ اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ حکومت کے ساتھ مل جل کر کام کریں، اسی میں فائدہ ہے

اس آیت میں اس کی ترغیب ہے۔ **و تعاونو علی البر و التقوی و لا تعاونوا علی الاثم و العدوان**۔ (آیت ۲، سورت المائدۃ ۵)

ترجمہ..... اور نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو، اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ نیکی اور تقوے کے کام میں مدد کرو، البتہ برائی کے کام میں مدد نہ کرو۔

[11] اس ملک میں امن عامہ کے خلاف ہرگز تقریر نہ کریں

ہر ملک والے چاہتے ہیں کہ اس کے ملک میں خانہ جنگی نہ ہو، آپس میں نفرتیں نہ پھیلیں، کیونکہ اس سے جنگ ہو جاتی ہے، اور اس کی حفاظت میں حکومت کو ہزاروں پونڈ خرچ کرنا پڑتا ہے، اور ملک کو بہت بڑا نقصان ہو جاتا ہے، ابھی شام میں خانہ جنگی ہوئی، جس سے پورا پورا شہر تباہ ہو گیا، ایک گھر بھی رہنے کے لائق نہیں رہا،، اور ہزاروں آدمیوں کو وہاں سے ہجرت کرنی پڑی، اور اب تو دوسرے ملک والے بھی ان کو پناہ دینے سے انکار کر رہے ہیں

اگر یہاں کے مسلمانوں نے بھی اس کی رعایت نہیں کی تو ان کو بھی اس ملک سے نکلنا ہوگا، اور پھر انکو کہیں جگہ نہیں ملے گی۔

اس لئے غیر مسلم حکومت میں رہنے والے مسلمان امن عامہ کے خلاف تقریر ہرگز نہ کریں، اور نہ ایسے لوگوں کو تقریر کرنے دیں جو آپس میں نفرتیں پھیلاتے ہوں

اس کے لئے حدیث یہ ہے۔ **سمعت عرفجة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول انه ستكون هنات و هنات فمن اراد ان يفرق امرهذه الامة و هي جمع فاضربوه بالسيف كائنا من كان** ۔(مسلم شریف، کتاب الامارۃ، باب حکم من فرق امر المسلمین وہو مجتمع، ص۸۳۲، نمبر۱۸۵۲/۴۷۹۶)

ترجمہ..... حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ بہت سے اختلاف ہوں گے، یہ امت مجتمع ہو اور کوئی اس کو جدا کرنا چاہے تو جو بھی ہو اس کو تلوار سے مار دو۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ لوگ مجتمع ہوں اور کوئی اس میں تفریق ڈالے تو اس کو قتل کر دو

،آپ قتل تو نہ کریں لیکن اس کو امن عامہ کے خلاف تقریر نہ کرنے دیں۔

عن عرفجة قال سمعت رسول الله ﷺ یقول من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوه ۔ (مسلم شریف، کتاب الامارۃ، باب حکم من فرق امر المسلمین وھو مجتمع، ص۸۳۲، نمبر۱۸۵۲/۴۷۹۸)

ترجمہ..... مسلم، نمبر۴۷۹۸ : حضورؐ سے میں نے سنا کہ تمہارا معاملہ ایک آدمی پر مجتمع ہو، اور کوئی تم میں اختلاف پیدا کرنا چاہے، یا تفریق کرنا چاہے تو اس کو قتل کر دو۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں بھی ہے کہ جو امن عامہ کے خلاف کرے اس کو قتل کر دو۔

[12] جلوس نکالتے وقت توڑ پھوڑ نہ کریں، اور پتھراؤ نہ کریں

یہ دیکھا گیا ہے کہ جلوس نکالتے ہیں، پھر پتھراؤ کرتے ہیں دوکانوں کو آگ لگاتے ہیں، پھر پولیس جب لاٹھی چارج کرتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم پر زیادتی کی، اور خود یہ نہیں دیکھتے کہ خود اس نے عوام کا کتنا ان نقصان کیا ہے اس کے بعد پولیس نے مجبوری میں اس کو مارا ہے، اس لئے جلوس نکالتے وقت پتھراؤ ہرگز نہ کریں۔

اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جلوس پر امن ہو اور اس میں ایسا نعرہ نہ لگائیں کہ اس نعرہ سے کسی قوم کو تکلیف ہو، یا اس سے نفرت کی آگ بھڑکے

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگوں کی پہلے سے نیت ہوتی ہے کہ کسی دکان کو توڑے تو اس میں سے مال سامان لیکر بھاگ جاؤں، ایسے لوگ زیادہ دکان توڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ابھی دیکھا کہ شام میں جلوس نکالا، پھر پتھراؤ شروع ہوا، پھر خانہ جنگی ہوئی اور پورا ملک برباد ہو گیا ،ایک گھر بھی رہنے کے لائق نہیں رہا، اس میں کتنے ہزار آدمی مرے، اور کتنوں کو ہجرت کرنی پڑی ۔ اس لئے اپ پتھراؤ نہ کریں لوگوں کی گاڑیاں نہ جلائیں، اور نہ لوگوں کی دکانیں جلائیں، یہ لوگ تو عام شہری ہیں، یہ آپ کے بھائی ہیں انہوں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے کہ آپ ان کا نقصان کر رہے ہیں، اس لئے آپ ہرگز نہ کریں۔

ادع الی سبیل ربک بالحکمة و الموعظة الحسنة۔ (آیت ۱۲۵، سورت النحل ۱۶)

ترجمہ. اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کر کے دعوت دو

ثابت ہوا... اس آیت میں سمجھایا گیا ہے کہ حکمت سے اور اچھے انداز سے لوگوں کو سمجھاؤ

فقولا له قولا لینالعله یتذکراو یخشی ۔(آیت۴۴،سورت طہ۲۰)

ترجمہ..جا کر دونوں اس سے [فرعون سے] نرمی سے بات کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرلے،یا اللہ سے ڈر جائے
ثابت ہوا... اس آیت میں کہا گیا ہے کہ کسی کو کہو تو نرم انداز میں کہو،تو ہم کیوں سختی سے کام لیں۔
ہم بھی نرمی سے حکومت کے سامنے اپنی بات رکھیں،اور یہ ملک تو آپ کا نہیں ہے اس لئے اور بھی
نرمی سے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

[13] جلوس میں نفرت والا نعرہ نہ لگائیں

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جلوس میں ایسا نعرہ لگاتے ہیں جس سے دوسری قوموں پر طنز ہو، اور اشتعال پیدا ہو جائے، اس نعرے سے آپس میں جھگڑا پیدا ہوتا ہے، اور نفرتیں بڑھ جاتی ہیں، پھر اس ملک میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے، اس لئے جلوس میں ہمیشہ خیال رکھیں کہ دکان، اور مکان کا توڑ پھوڑ نہ کریں، بس کو اور کار کو نہ جلائیں، اور دوسری قوموں کے خلاف نعرہ بازی نہ کریں، اور جو ایسا کرتا ہو ان کو سختی سے منع کریں۔

اور اگر ایسا خطرہ ہو کہ لوگ نہیں مانیں گے تو ایسا جلوس نکالیں ہی نہیں۔

کسی بھی ملک میں نفرت پھیلنے کی بڑی وجہ جلوس نکالنے میں نعرہ بازی اور پتھر بازی ہے، اس سے پورا احتراز کریں، وہ بھی آپ کے ملکی بھائی ہیں، ان سے دشمنی مول کر آپ کو کیا ملے گا، بلکہ آپ کا ہی ملک خراب، و برباد ہو جائے گا۔

[14] غیر مسلم ملکوں میں حد لگانے کا مطالبہ نہ کیا کریں

یورپ اور امریکہ میں ہیومن رائٹس نافذ ہے، یہاں کے کے لوگ پھانسی دینے اور ہاتھ کاٹنے کے سخت خلاف ہیں، اس لئے کوئی پھانسی دے، یا قتل کرے، یا ہاتھ کاٹے تو عوام احتجاج کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، اور حکومت کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے، وہ بھی نہیں چاہتی کہ میرے ملک میں افراتفری پیدا ہو، اس لئے کوئی آدمی ایسا کام کرلے جس سے حد لازم ہوتی ہو تو وہ حد نافذ نہیں کرتی۔ ہاں مجرم کو تعزیر کرتی ہے، اس لئے مناسب انداز میں تعزیر کا مطالبہ کریں

دو شرطیں ہوں تب ہی حد لگائی جاتی ہے۔[۱] ایک یہ کہ اسلامی حکومت ہو۔[۲] اور دوسری یہ کہ مسلمان قاضی فیصلہ کرے، تب حد لگائی جاتی ہے۔ اور غیر مسلم ملکوں میں نہ اسلامی حکومت ہے، اور نہ اسلامی قاضی ہے اس لئے ان ملکوں میں حد نہیں لگائی جائے گی، اس لئے یہاں کسی آدمی نے ایسی حرکت کی جس سے حد لازم ہوتی ہو تب بھی حکومت سے حد لگانے کا مطالبہ نہ کریں۔ اس سے انتشار رہتا ہے۔ ہاں تعزیر کرنے کا مطالبہ مناسب انداز میں ضرور کریں

اس کے لئے قول صحابی یہ ہے۔ **قال سرق رجل من المسلمین فرسا فدخل ارض الروم فرجع مع المسلمین بها فارادوا قطعه فقال علی بن ابی طالب : لا تقطعوا حتی یخرج من ارض الروم** ۔(مصنف عبد الرزاق، کتاب الجهاد، باب هل یقام الحد علی المسلم فی بلاد العدو، ص۱۳۴، نمبر ۹۴۳۶)

ترجمہ. ایک مسلمان آدمی نے ایک گھوڑا چرایا، پھر روم کی حکومت میں داخل ہو گیا پھر وہ مسلمان کے ساتھ واپس آیا، تو لوگوں نے اس کا ہاتھ کاٹنا چاہا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب تک روم سے نہ نکلے ہاتھ نہیں کاٹ سکتے

ثابت ہوا... اس قول صحابی میں ہے کہ دار الحرب میں حد قائم نہیں کی جائے گی۔

[15] سڑکوں، دکانوں اور اسکولوں پر ہرگز بم نہ پھینکیں۔

کئی جگہ یہ دیکھا گیا کہ غیروں نے مسلمانوں کو اپنے ملک میں پناہ دی، اور ان کو ساری سہولتیں دیں، اس کے باوجود کچھ نوجوانوں نے اپنے مطالبے کے لئے شراب خانوں میں، یا سینما گھروں میں، دوکانوں میں اور اسکولوں میں عوام پر بم پھینکا، اور یہ تأثر دیا کہ ہم اسلام کی خدمت کر رہے ہیں،، وہ تو دنیا سے چلا گیا، لیکن اس کی وجہ سے تمام مسلمان بدنام ہوئے اور دوسرے لوگوں کے لئے رہنا مشکل ہو گیا، اس لئے گلیوں، شراب خانوں، سنیما گھروں اور سڑکوں پر ہرگز بم نہ پھینکیں، بلکہ کہیں بھی بم نہ پھینکیں یہ کھلی ہوئی دہشت گردی ہے، اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اسلام تو میدان جنگ میں بھی سات قسم کے آدمیوں کو قتل کرنا حرام قرار دیتا ہے تو ان شہریوں کو قتل کرنا اور ان کو خوف و ہراس میں مبتلاء کرنا کیسے جائز قرار دیگا۔

اس آیت میں اس کا ثبوت ہے۔ **و قاتلو فی سبیل الله الذین یقاتلونکم و لا تعتدوا ان الله لا یحب المعتدین** ۔ (آیت ۱۹۰، سورت البقرة ۲)

ترجمہ..... اور ان لوگوں سے اللہ کے راستے میں جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو، یقین جانو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے جو تم سے جنگ کرے صرف اسی کو قتل کرو، اس سے زیادہ نہ بڑھو **فمن اعتدای علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم و اتقوا الله** . (آیت ۱۹۴، سورت البقرة ۲)

ترجمہ..... چنانچہ اگر کوئی شخص تم پر کوئی زیادتی کرے تو تم بھی ویسی ہی زیادتی اس پر کرو جیسی زیادتی اس نے تم پر کی ہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ جتنا تم پر زیادتی کی اتنا ہی تم اس پر زیادتی کرو، یعنی اتنا ہی بدلہ لو، اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن ان عوام نے تو کچھ کیا ہی نہیں تو ان کو مارنا کیسے جائز ہوگا، یہ تو سرا سر ظلم ہے، بلکہ یہ حرکت کریں گے تو دوسرے مسلمانوں کے لئے اس ملک میں رہنا مشکل ہو جائے گا، اس لئے سڑکوں اسکولوں، کالجوں، اور شہریوں پر بم پھینکنا ہر ہرگز نہ کریں۔

[16] ایک آدمی کو ناحق قتل کرنا تمام انسانوں کو قتل کرنے کا گناہ ہے۔

قتل کرنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ کسی ایک آدمی کو ناحق قتل کرنا ایسا ہے کہ اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا ،اس لئے غیر مسلم کو بھی ناحق قتل کرتے وقت سوچنا چاہئے کہ یہ کہیں ناحق تو قتل نہیں کر رہا ہے۔
،یہ جو اسکولوں میں کالجوں میں، اور سڑکوں پر بم مار کر عام شہریوں کو مارتے ہیں چھوٹے بچوں کو اغوا کر لیتے ہیں، بتائے ان کا کیا گناہ ہے، انہوں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے جو اغوا کر کے یا بم مار کر ہلاک کر رہے ہیں ، یہ بہت بڑی غلطی کرتے ہیں، یہ اسلامی خدمت نہیں بلکہ اس سے اسلام بدنام ہوتا ہے، ایسا کرنے سے تمام انسانوں کو قتل کرنے کا گناہ اس کو ہوگا۔

اس کے لئے آیت یہ ہے۔ **من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکأنما قتل الناس جمیعا ، و من احیاھا فکانما حیا الناس جمیعا** (آیت ۳۲، سورت المائدۃ ۵)

ترجمہ..... جو کوئی کسی کو قتل کرے، اور یہ قتل کسی کی جان کا بدلہ لینے کے لئے نہ ہو، اور نہ زمین میں فساد پھیلانے کی وجہ سے ہو تو ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی کی جان بچالے تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کی جان بچالی۔

ثابت ہوا... اس آیت میں مسلمان ہونے کی قید نہیں ہے، اسی لئے غیر مسلم کو بھی ناحق قتل کرے گا تو پوری انسانیت کے قتل کرنے کا گناہ ہوگا، اس کا خیال رکھیں۔

[17] دوسرے مذہب والوں کے بڑوں کو، یا انکے خداؤں کو گالی نہ دیں

اگر آپ دوسرے کے خدا کو یا انکے بڑوں کو گالیاں دیں گے، یا برا بھلا کہیں گے تو وہ بھی آپ کے خدا کو اور آپ کے بڑوں کو گالیاں دیں گے تو اس سے پورے ملک کا ماحول خراب ہو جائے گا ،اس لئے انکے خدا کو اور انکے بڑوں کو برا بھلا نہ کہیں۔

اس کے لئے یہ آیت ہے۔و لا تسبوا الذین یدعون من دون الله فیسبوا الله عدوا بغیر علم۔(آیت ۱۰۸،سورت الانعام ۶)

ترجمہ..... مسلمانو! جن جھوٹے معبودوں کو یہ لوگ اللہ کے بجائے پکارتے ہیں، تم انکو برا نہ کہو، جس کے نتیجے میں یہ لوگ جہالت کے عالم میں حد سے بڑھ کر اللہ کو برا کہنے لگیں گے۔

ثابت ہوا... اگر کسی کو سمجھانا ہو تو اخلاق مندی سے سمجھائیں، اور حکمت سے سمجھائیں، جو لوگ جارحانہ انداز سے سمجھاتے ہیں اس سے اور اختلاف بڑھتا ہے، نفرت بڑھتی ہے، اور سامنے والا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا۔

اس کے لئے یہ آیت ہے۔ادعوا الی سبیل ربک بالحکمة و الموعظة الحسنة . و جادلهم بالتی هی احسن (آیت ۱۲۵،سورت النحل ۱۶)

ترجمہ..... ۔اپنے رب کے راستے کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور خوش اسلوبی سے نصیحت کر کے دعوت دو، اور بحث کی نوبت آئے تو ان سے بحث بھی ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو۔

ثابت ہوا... اس دور میں بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ سامنے والوں کی بات کو سمجھے بغیر، صرف

اس کی آدھی بات سن کر یا دیکھ کر حکم لگا دیتے ہیں، اور اس کو بدنام کر دیتے ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے، خاص طور پر عیسائی ملکوں میں اس کا بہت خیال رکھیں۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے، غیر مسلم حضرات سے الجھنے لگتے ہیں، جس سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان صرف لڑنے کے لئے تیار رہتا ہے، غیر مسلم ملکوں میں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔

ناچیز کو آج بڑی خوشی ہے کہ میرے اساتذہ کرام نے یہ سکھلایا کہ

تمام نبیوں کا احترام کرو

تمام رسولوں کا احترام کرو

تمام صحابہ کا احترام کرو

تمام اماموں کا احترام کرو

تمام ولیوں کا احترام کرو

تمام آسمانی کتابوں کا احترام کرو

بلکہ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ ہندو مذہب کے مقتداء کو بھی برا نہ کہوں، بہت ممکن ہے کہ وہ اپنے زمانے کے ولی اور بزرگ ہوں، اور بہت بعد میں لوگوں نے انکو کچھ اور بنا دیا ہو..... واہ رے احترام میں نے اپنے مادر علمی [دارالعلوم] میں کبھی بھی کسی مذہب والوں کے بارے میں نازیبا جملے استعمال کرتے نہیں سنا۔

آج دنیا کی حالت دیکھتا ہوں تو اپنے اساتذہ کی اس نصیحت پر دل سے دعائیں نکلتی ہیں

ناچیز ثمیر۔

[18] اگر والدین غیر مسلم ہیں ،یا رشتہ دار غیر مسلم ہیں تب بھی انکی پوری خدمت کریں

اس سے انکو احساس ہوگا کہ مسلمان بن کر آدمی اور خدمت گزار ہو جاتا ہے۔

اس کے لئے یہ آیتیں ہیں۔و بالوالدین احسانا و ذی القربی ' و الیتامیٰ و المساکین و قولوا للناس حسنا. (آیت ۸۳،سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ..... اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کروگے اور رشتہ داروں سے بھی ،اور یتیموں اور مسکینوں سے بھی ، اور لوگوں سے بھلی بات کہنا۔

ثابت ہوا... اس لئے جنکے ماں باپ ،یا رشتہ دار یا پڑوسی غیر مسلم ہیں تو انکی اور زیادہ خدمت کریں تا کہ انکو یہ احساس ہو کہ آدمی مسلمان ہو کر اور زیادہ فرماں بردار ،اور خدمت گزار ہو جاتا ہے ،اور اچھا بن جاتا ہے ،اگر انکی خدمت نہیں کریں گے تو انکو ایسا لگے گا کہ آدمی مسلمان ہو کر بد چلن اور خراب ہو جاتا ہے

[19] اگرآپ کا پڑوسی یا دوست غیر مسلم ہیں تب بھی اس کی پوری خدمت کریں

اس آیت میں ہے۔ و بالوالدین احسانا وبذی القرباء و الیتامی و المساکین . و الجار ذی القربی و الجار الجنب و الصاحب بالجنب و ابن السبیل (آیت ۳۶،سورت النساء۴)

ترجمہ..... اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نیز رشتہ داروں، یتیموں، اور مسکینوں، قریب والے پڑوسی، اور دور والے پڑوسی، اور ساتھ بیٹھنے والے، اور راستہ چلنے والوں کے ساتھ اچھا معاملہ کرو

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ قریب کے پڑوسی، دور کے پڑوسی، اور ساتھ بیٹھنے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو، اس آیت میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں

[20] غیر مسلموں کے تہوار، اور غمی خوشی میں جانے سے احتراز کریں، لیکن مجبوری ہو تو جا سکتے ہیں

غیر مسلم کے تہواروں میں شریعت کے خلاف کام ہوتا ہے اس لئے وہاں جانے سے احتراز کریں لیکن اگر مجبوری ہو تو اس میں جا سکتے ہیں، تا کہ غیر مسلم یہ نہ سمجھیں کہ مسلمان بہت سخت ہوتے ہیں، لیکن وہاں شرک اور بے حیائی کے کام سے پرہیز کریں۔

[21] غیر مسلم تعلق والوں کی عیادت کے لئے جا سکتے ہیں

اس کے لئے حدیث یہ ہے۔ **عن انس بن مالک ؓ قال کان غلام یهودی یخدم النبی ﷺ فمرض فأتاه النبی ﷺ یعوده فقعد عند رأسه فقال له اسلم فنظر الی ابیه و هو عنده فقال له أطع أبا القاسم ﷺ فاسلم فخرج النبی ﷺ و هو یقول ، الحمد لله الذی أنقذه من النار** ۔ (بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات، ص ۲۱۷، نمبر ۱۳۵۶)

ترجمہ..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ، ایک یہودی لڑکا حضورؐ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہوا تو حضورؐ ان کی بیمار پرسی کے لئے آئے، اور ان کے سر کے پاس بیٹھ گئے، آپ نے ان سے کہا کہ اسلام لے آؤ، تو انہوں نے اپنے باپ کی طرف دیکھا، جو انہیں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تا انکے باپ نے کہا کہ ابو القاسم [یعنی حضورؐ

] کی اطاعت کرلو، پس وہ لڑکا مسلمان ہوگیا، حضور ؐ یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے کہ شکر ہے کہ اللہ نے اس کو جہنم کی آگ سے بچالیا۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ حضورؐ یہودی خادم کی عیادت کرنے کے لئے گئے، یہ بھی ہے کہ وہاں جا کر اسلام کی دعوت دی۔

اس آیت میں بھی حسن سلوک کی تاکید کی ہے و بالوالدین احسانا وبذی القرباء و الیتامیٰ و المساکین . و الجار ذی القربی و الجار الجنب و الصاحب بالجنب و ابن السبیل (آیت۳۶، سورت النساء۴)

ترجمہ..... اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نیز رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریب والے پڑوسی، دور والے پڑوسی، ساتھ کھڑے ہوئے (یا ساتھ کھڑے) ہوئے شخص، اور راہ گیر کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ قریب کے پڑوسی، دور کے پڑوسی، اور ساتھ بیٹھنے والوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ غیر مسلم ساتھ بیٹھنے والا ہو تو اس پر بھی احسان کا معاملہ کرنا چاہئے

[22] غیر مسلم کے میت کے گھر مجبوراجاسکتے ہیں

غیر مسلم کے جنازے میں رسم ورواج ہوتے ہیں، اور کفر اور شرک کے کام ہوتے ہیں، اس لئے اس میں شرکت کرنے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ کفر اور شرک میں شریک ہونا ہوگا، لیکن اگر مجبوری ہے، مثلا وہ رشتہ دار ہے، یا گہرا دوست ہے تو غیر مسلم کے جنازے کے خاص کام میں یا اس کے رسم ورواج میں ہرگز شریک نہ ہوں، ہاں اسکے گھر جا کر تسلی دیں، اس کے غم میں شریک ہوں، اتنا کرلیں تا کہ اس کو یہ محسوس نہ ہو کہ دیکھئے یہ میرا دوست ہے اور میرے موت کے وقت بھی میرے گھر نہیں آیا لیکن اس میں بھی کفر، شرک، اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کریں۔

اس کے لئے حدیث یہ ہے۔ **عن علی بن ابی طالب قال لما مات ابو طالب اتیت رسول الله ﷺ فقلت یا رسول الله مات الشیخ الضال فقال رسول الله ﷺ اذهب فاغسله و کفنه فقلت یا رسول الله ﷺ انا ؟ فقال و من احق بذالک منک اذهب فاغسله و کفنه و جننه .** (سنن للبیهقی، ج ۱، باب الغسل من غسل المیت، ص ۴۵۶، نمبر ۱۴۵۶/ مسند احمد، باب مسند علی بن ابی طالب، ج ۲ ص ۱۸۶، نمبر ۸۰۷)

ترجمہ..... حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب میرے باپ ابو طالب کا انتقال ہوا تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ گمراہ شیخ کا انتقال ہو گیا ہے، تو حضور ؐ نے فرمایا کہ جاؤ اس کو غسل دو اور کفن دو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! میں جاؤں، تو آپ نے فرمایا کہ اس کام کے لئے آپ سے زیادہ حقدار کون ہے، جائیں اس کو غسل بھی دیں، اور کفن بھی دیں۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں حضورؐ نے حضرت علیؓ کو غسل دینے، کفن دینے، اور دفن کرنے کا حکم دیا، اور یہ بھی فرمایا کہ تم سے زیادہ حقدار کون ہے۔

[23] یہودی، یا نصرانی کا جنازہ سامنے آئے تو اس کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو سکتے ہیں

اس کے لئے حدیث یہ ہے۔ **عن جابر بن عبد الله قال مر بنا جنازة فقام لها النبی ﷺ فقمنا فقلنا يا رسول الله انها جنازة يهودى قال اذا رأيتم الجنازة فقوموا۔** (بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب من قام لجنازۃ یہودی، ص۲۱۰، نمبر۱۳۱۱)

ترجمہ..... حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا، تو حضور ؐ اس کے لئے کھڑے ہو گئے، اس لئے ہم بھی کھڑے ہو گئے، پھر ہم نے عرض کیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے، تو آپ نے فرمایا کہ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ حضور ؐ یہودی کے جنازے کے لئے اٹھے، اس لئے اگر کسی غیر مسلم کے جنازے میں جائے تو جنازے کے لئے اٹھ سکتے ہیں، البتہ کوئی ایسا کام نہ کرے جو شرک، کفر، یا بے حیائی کا ہو اس سے ضرور احتراز کرے۔

[24] غیر مسلم سلام کرے تو انکو، وعلیکم، کہنا چاہئے۔

،غیر مسلم سلام کرے تو اس کو پورا، وعلیکم السلام، نہیں کہنا چاہئے، کیونکہ حدیث میں سے منع فرمایا ہے،البتہ صرف، علیکم، یا، السلام علی من تبع الہدی، کہنا چاہئے۔تا کہ انکو برا نہ لگے۔

،اس کے لئے یہ حدیثیں ہیں۔**عن ابی هریرۃ ان رسول الله ﷺ قال لا تبدؤ الیهود و النصاری بالسلام ۔** (مسلم شریف کتاب السلام، باب النہی عن ابتداء اہل الکتاب بالسلام، وکیف یرد علیہم، ص ۹۶۴، نمبر ۲۱۶۷/۵۶۶۱)

ترجمہ..... حضورؐ نے فرمایا کہ یہود اور نصاری کو ابتدائی طور پر سلام مت کرو۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ ابتداء تم یہود اور نصاری کو سلام مت کرو۔

عن انس بن مالک ان رسول الله ﷺ قال اذا سلم علیکم اهل الکتاب فقولوا و علیکم ۔(مسلم شریف کتاب السلام، باب النہی عن ابتداء اہل الکتاب بالسلام، و کیف یرد علیہم، ص ۹۶۳، نمبر ۲۱۶۳/۵۶۵۲)

ترجمہ..... حضورؐ نے فرمایا کہ تم کو اہل کتاب [یعنی یہودی، یا نصرانی] سلام کرے تو تم انکو، وعلیکم، کہا کرو۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ اہل کتاب کو پہلے تو سلام مت کرو لیکن اس نے سلام کیا تو، علیکم، کہہ دو،

اگر اپنی جانب سے غیر مسلم کو سلام کرنا ہو تو، السلام علی من تبع الہدی، کہنا چاہئے۔

اس کے لئے تابعی کا قول یہ ہے کہ۔ **عن قتادہ قال التسلیم علی اهل الکتاب اذا دخلت علیهم بیوتهم ، السلام علی من تبع الهدی ۔**(مصنف عبد الرزاق، کتاب

الجامع، باب السلام علی اہل الشرک والدعاء لہم، ج ۱۰، ص ۱۳، نمبر ۱۹۶۲۸)

ترجمہ..... حضرت قتادہؒ نے فرمایا کہ اہل کتاب کے گھروں پر آؤ تو انکے لئے سلام یہ ہے کہ، السلام علی من تبع الھدی ، کہو ۔

لیکن یورپ کے ملکوں میں مسلمانوں کے لئے مجبوری ہے کہ انکے ساتھ ہر وقت رہنا ہے، اس لئے صحابی کے عمل کی وجہ سے ان کے لئے تھوڑی سی گنجائش ہے کہ وہ اہل کتاب کو کبھی کبھار ،سلام، کرلیں۔

انکے لئے یہ قول صحابی ہے۔ عن ابن عباس انه کتب الی رجل من اهل الکتاب ، السلام علیک ۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، نمبر ۲۵۷۳۹)

ترجمہ..... حضرت ابن عباسؓ نے ایک اہل کتاب کو، السلام علیکم، لکھا

ثابت ہوا... اس میں ہے کہ حضرت ابن عباس اہل کتاب کو ، السلام علیکم ، لکھتے تھے

عن ابن عباس قال من سلم علیکم من خلق الله فردوا علیهم و ان کان یهودیا او نصرانیا او مجوسیا (مصنف ابن ابی شیبۃ، نمبر ۲۵۷۵۶)

ترجمہ..... حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی تم کو سلام کرے تو اس کو جواب [یعنی سلام کرو] چاہے وہ یہودی ہو، یا نصرانی ہو، یا مجوسی ہو۔

عن ابی امامة انه کان لا یمر بمسلم و لا یهودی لا نصرانی الا بدأه بالسلام (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب فی اہل الذمۃ یبدون بالسلام، ج ۵، ص ۲۵۰، نمبر ۲۵۷۴۲)

ترجمہ..... حضرت ابوامامۃ کے پاس سے کوئی یہودی، یا نصرانی گزرتے تو اس کو سلام ضرور کرتے۔

ثابت ہوا... اس عمل صحابی میں ہے کہ وہ ہر یہودی اور نصرانی کو سلام، کیا کرتے تھے، جس سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کو سلام کیا جا سکتا ہے۔

[25] اور کبھی کبھار غیر مسلم کو، گوڈ مورننگ، بھی کہہ سکتے ہیں

، کیوں کہ حیاک اللہ کا ترجمہ ہے، تم کو اللہ تعالی زندہ رکھے، اور اسی کے معنی میں، گوڈ مورننگ، ہے اس کے لئے یہ قول تابعی ہے، **عن ابراهيم قالا اذا قلت حياك الله فقل بالسلام**۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ، کتاب الادب ، باب فی الرجل یقول حیاک اللہ ، ج ۵ ،ص۲۵۲ ،نمبر۲۵۷۶۰)

ترجمہ... حضرت ابراہیمؒ سے روایت ہے کہ اگر حیاک اللہ [تم کو اللہ زندہ رکھے] کہتے ہو تو سلام بھی کہہ لیا کرو

ثابت ہوا...

اس عمل صحابی سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کو حیاک اللہ، یا گوڈ مورننگ کہا جا سکتا ہے۔ اگر چہ ایک حدیث یہ بھی ہے کہ غیر مسلم کو سلام مت کرو، کیونکہ اس میں ہر قسم کی سلامتی ہے، جو غیر مسلم کے لئے مناسب نہیں ہے۔

[26] اگر کوئی غیر مسلم آپ کی مدد کرے تو اس کو دعا دے سکتے ہیں

حضورؐ نے مدد کرنے والے یہودی کو خوبصورت ہونے کی دعا دی، اس لئے کبھی کوئی غیر مسلم آپ کا کوئی اچھا کام کر دے تو آپ انکو ہدایت ملنے کی دعا، یا کوئی اور دعا دے سکتے ہیں۔

اس کے لئے حدیث یہ ہے۔ **عن قتادة قال حلب يهودى للنبى ﷺ نعجة فقال اللهم جمله فسود شعره حتى صار اشد سوادامن كذا و كذا قال معمر و سمعت غير قتادة يذكر انه عاش نحوا من سبعين سنة لم يشب ۔** (مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب السلام علی اہل الشرک والدعاء لہم، ج ۱۰، ص ۱۳، نمبر ۱۹۶۳۱)

ترجمہ..... حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضورؐ کی بکری دودہ دی تو آپ نے دعا دی کہ، اللہ اس کو خوبصورت بنادے، تو اس کا بال بہت کالا ہو گیا، حضرت معمرؒ حضرت قتادہؓ سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ وہ یہودی ستر سال تک زندہ رہے، اور بال سفید نہیں ہوا تھا۔

ثابت ہوا... اس حدیث سے پتہ چلا کہ اگر کوئی غیر مسلم آپ کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے تو اس کے لئے دنیوی دعا کر سکتے ہیں۔

[27] غیر مسلم مسجد دیکھنے کے لئے آئے تو داخل ہونے کی اجازت دے سکتے ہیں۔

کوئی غیر مسلم، یا اسکول کے طالب علم، اور استاد مسجد دیکھنے کے لئے آجائے تو آپ اس کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت دے سکتے ہیں، اس سے وہ خوش ہو جائے گا، البتہ عورت مسجد میں داخل ہونا چاہئے، تو اس کو یہ مسئلہ بتا دیں کہ وہ حیض وغیرہ سے پاک ہیں تو داخل ہو سکتی ہے، اس پر اگر وہ داخل ہوتی ہے تو آپ پر زیادہ تحقیق کرنے کی ساری ذمہ داری نہیں ہے، ایسے موقع پر ظاہری حالت پر فیصلہ کرلیں ۔

غیر مسلم کے مسجد میں داخل ہونے کی حدیث یہ ہے۔ **عن الحسن ان وفد ثقیف قدموا علی النبی ﷺ و ھو فی المسجد فی قبة له فقیل لرسول الله ﷺ یا رسول الله انھم مشرکون فقال ان الارض لا ینجسها شیء** ۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، فی الکفار یدخلون المسجد، ج ۲، ص ۲۶۱ نمبر ۸۷۷۵)

ترجمہ..... حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس قبیلہ ثقیف کا وفد آیا، حضور ؐ اس وقت مسجد کے ایک قبے میں تشریف رکھتے تھے، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ، یہ لوگ مشرک ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ زمین کو کوئی مشرک ناپاک نہیں کرتا۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ کفار کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت دی، اس لئے غیر مسلم مسجد کو دیکھنے کے لئے آئے تو اس کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت دے سکتے ہیں ۔ اس رویے سے انکو خوشی ہوگی

[28] دوسرے مذہب والوں پر بھی صدقہ نافلہ کیا کریں

زکوۃ کے بارے میں تو علماء فرماتے ہیں کہ غیر مسلم پر خرچ نہ کریں، لیکن صدقہ نافلہ اور ہدیہ تو غیر مسلم کو بھی دیا کریں، بلکہ اس ملک میں خوب دیا کریں، تا کہ وہ خوش ہو جائیں

اس کے لئے یہ حدیث ہے۔ **عن سعید بن جبیر قال قال رسول اللہ ﷺ لا تصدقوا الا علی اهل دینکم فانزل اللہ تعالی ﴿لیس علیکم هداهم﴾، الی قوله ﴿و ما تنفقوا من خیر یوف الیکم** [آیت۲۷۲،سورت البقرۃ ۲]﴾ **قال قال رسول اللہ ﷺ تصدقوا علی اهل الادیان**،(مصنف ابی شیبۃ ،باب ما قالوا فی الصدقۃ فی غیر اہل الاسلام، ج ۲،ص ۴۰۱،نمبر ۱۰۳۹۸)

ترجمہ..... حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور پر صدقہ نہ کریں تو اللہ نے، لیس علیکم ھداھم، سے یوف الیکم ،تک کی، آیت اتار دی، اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ دوسرے مذہب والوں پر بھی صدقہ [نافلہ] کیا کرو۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے دوسرے مذہب والوں پر خرچ کرنے سے منع فرمایا تو یہ آیت اتری کہ ایسا نہ کریں، پھر حضورؐ نے فرمایا کہ دوسرے مذہب والوں پر بھی صدقہ نافلہ کیا کریں۔

[29] دوسرے مذہب والوں کا ہدیہ قبول کرسکتے ہیں۔

اس کے لئے یہ حدیث ہے۔ عن علی عن النبی ﷺ ان کسری أهدی له فقبل و ان الملوک اهدوا الیه فقبل منهم ۔(ترمذی شریف، کتاب السیر ، باب ما جاء فی قبول ہدایا المشرکین، ص ۳۸۳، نمبر ۱۵۷۶)

ترجمہ..... حضور ﷺ سے مروی ہے کہ کسری نے آپ کو ہدیہ دیا تو آپ نے قبول فرمایا، اور بادشاہوں نے بھی ہدیہ دیا تو آپؐ نے قبول فرمایا۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ کسری جو کافر بادشاہ تھا اس نے حضور کو ہدیہ بھیجا تو حضورؐ نے اس کو قبول کیا، اس سے کافر کے ھدیہ کو قبول کرنے کا جواز نکلتا ہے۔

[30] دوسرے مذہب والوں کا برتن دھویا ہوا ہو تو اس میں کھا سکتے ہیں۔

بہتر تو یہی ہے کہ اپنے برتن میں کھائیں، کیونکہ وہ لوگ ناپاک اور پاک کا احتیاط نہیں کرتے، لیکن اگر برتن دھلا ہوا ہے، اور یہ یقین ہے کہ اس میں ناپاکی کا اثر نہیں ہے تو اس برتن میں کھا سکتے ہیں

اس کے لئے حدیث یہ ہے۔ **عن ابی ثعلبة الخشنی انه قال یا رسول اللہ ﷺ انا بارض اھل الکتاب فنطبخ فی قدورھم و نشرب فی آنیتھم ؟ فقال رسول اللہ ﷺ ان تجدوا غیرھا فارحضوھا بالماء** ۔(ترمذی شریف، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی اکل فی آنیۃ الکفار، ص ۴۲۵، نمبر ۱۷۹۶)

ترجمہ..... حضرت ثعلبہؓ نے پوچھا کہ، یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کے شہروں میں رہتے ہیں، تو کیا انکی ہانڈیوں میں پکا سکتے ہیں، اور انکے برتنوں میں پانی پی سکتے ہیں؟، تو آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی اور برتن نہ ملے تو ان برتنوں کو پانی سے دھولیا کرو۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ کوئی اور برتن نہ ملے تو اہل کتاب کے برتن کو اچھی طرح پانی سے دھولے پھر اس میں کھا سکتا ہے۔

[31] غیر مسلم ملکوں میں مسلمانوں کو آپس میں بھی نہیں لڑنا چاہئے اور کفر کا فتوی تو اتنی جلدی دینی ہی نہیں چاہئے

اس وقت کا عالم یہ ہے کہ مسلمان اپنے ہی قوم سے لڑکر پورا پورا ملک برباد کر رہے ہیں، عراق ،شام، لیبیا، یمن، مصر، افغانستان، یہ سارے ممالک آپس میں ہی لڑلڑ کر برباد ہو گئے، جب کہ یورپ کے عیسائی ملکوں میں کوئی لڑائی نہیں ہے، اور کبھی تھوڑا سا کچھ ہوتا ہے، تو سب بیٹھ کر سلجھا لیتے ہیں۔ یہ کیا عجیب بات ہے کہ یورپ امریکہ کے عیسائی ممالک میں کوئی لڑائی نہیں، اور کچھ ہوتا بھی ہے تو آپس میں بیٹھ کر سلجھا لیتے ہیں، اور اسلامی ملکوں میں بے پناہ لڑئیاں ہیں، اور کوئی بھی لڑائی سلجھنے کا نام نہیں لیتی۔ الامان والحفیظ۔

میں نے کچھ کتابوں کو دیکھا کہ مسلمان میں ایک مسلک کے لوگوں نے دوسرے مسلک کی آدھی بات لی، اور اس کو اپنے مطلب کے مطابق بنایا، پھر اس کو کافر بنایا، اور مرتد بنایا، اور یہاں تک لکھ دیا کہ جو اس کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز نہیں، انکے یہاں نکاح کرنا بھی جائز نہیں، اور اس سے اتنا انتشار ہوا کہ مسلمانوں کے درمیان قتل و غارت ہوئی اور دونوں طرف کے کتنے علماء، اور عوام قتل ہو گئے، حالانکہ جب اس مسلک والوں کا عقیدہ معلوم کیا گیا تو ایسا معلوم ہوا کہ ان کا عقیدہ بالکل قرآن اور حدیث کے مطابق ہے، لیکن اس بزرگ نے آپس میں خلفشار پیدا کر دیا۔

اس لئے غیر مسلم ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں سے دست بستہ عرض ہے کہ اتنی جلدی کسی

مسلک کے خلاف کفر اور مرتد ہونے کا فتوی نہ دیں، اور آپس میں بالکل نہ لڑیں، ان ملکوں میں، ہیومن رائٹس، نافذ ہیں، جو اس بات سے منع کرتا ہے کہ کسی کے خلاف نفرت نہ پھیلائیں، اور آپ تو دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے ہیں، اس لئے اس قسم کی حرکت کرنے سے آپ کو نکال دیں گے، اور آپ کہیں کے نہیں رہیں گے۔

ان آیتوں میں ہے کہ آپس میں بالکل نہیں لڑنا چاہئے

و اطیعوا اللہ و رسولہ و لا تنازعو فتفشلوا و تذھب ریحکم و اصبروا ان اللہ مع الصابرین۔ (آیت ۴۶، سورت الانفال ۸)

ترجمہ..... اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم کمزور پڑ جاؤ گے، اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، اور صبر سے کام لو، یقین رکھو کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ لڑو گے تو تمہاری ہو خراب ہو جائے گی، اور تم انتہائی کمزور ہو جاؤ گے۔، یہ کیا عقلمندی ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر کفر کا فتوی لگا دیتے ہیں، اور آپس میں نفرتیں پھیلا دیتے ہیں۔

اس آیت میں ہے کہ کبھی آپس میں اختلاف ہو جائے تو قرآن اور حدیث کو سامنے رکھ کر صحیح فیصلہ کر لینا چاہئے۔ **فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسول ان کنتم تومنون باللہ و الیوم الآخر ذالک خیر و احسن تأویلا** ۔ (آیت ۵۹، سورت النساء ۴)

ترجمہ..... پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول کے حوالے کر دو [یعنی قرآن اور حدیث کو سامنے رکھ کر فیصلہ کر لو] یہی طریقہ بہترین ہے، اور اس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔

ثابت ہوا... یہاں کی حکومت سب کو مسلمان مانتی ہے، اس لئے اگر آپس میں لڑے تو ہماری کچھ حیثیت نہیں رہے گی، اور ہم کوئی مطالبہ کریں گے تو چونکہ وہ اجتماعی نہیں ہوگا اس لئے اس کا کوئی وزن نہیں رہے گا، اور ہم اپنا مطالبہ منوانے میں ناکام ہو جائیں گے

شام میں ابھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے لڑے، اور دنوں مسلک والوں نے اپنے مکان اور جائداد برباد کر لئے۔ کسی کو کچھ نہیں ملا۔

یوں بھی جب غیر مسلم دیکھیں گے کہ یہ آپس میں الجھے ہوئے ہیں تو وہ بھی بدظن ہو جائیں گے، اور اسلام قبول کرنے کی طرف راغب نہیں ہوں گے۔

[32] ان ملکوں میں آپس میں بدظنی پیدا نہ کریں اور غیبت بھی نہ کریں

مجلسوں میں بیٹھ کر دوسرے مسلک کے خلاف زہر اگلنا، اور بغیر تحقیق کے بات کرنا، بدظنی اور غیبت نہیں ہے تو اور کیا ہے، اس لئے ان چیزوں سے ان ممالک میں احتیاط کرنی چاہئے، ہاں سمجھانے کے لئے کوئی تحقیقی بات ہو تو سنجیدگی کے ساتھ سمجھائیں۔

اس آیت میں ہے۔ **یایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثرا من الظن ان بعض الظن اثم، و لا تجسسوا و لا یغتب بعضکم بعضا أیحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرھتموہ و اتقوا الله ان الله تواب رحیم** ۔(آیت ۱۲، سورت الحجرات ۴۹)

ترجمہ..... آئے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچو، بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور کسی کی ٹوہ میں نہ لگو، اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، اس سے تم خود نفرت کرتے ہو، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بہت مہربان ہے

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ ایک دوسرے کی غیبت نہیں کرنی چاہئے۔ غیبت کرنا گویا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے۔

عن ابی ھریرۃ انه قیل یا رسول الله! ما الغیبة؟ قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل أفرأیت ان کان فی اخی ما اقول؟ قال فان کان فیه ما تقول فقد اغتبته و ان لم یکن فیه ما تقول فقد بھته ۔(ابو داود شریف، کتاب الادب، باب فی الغیبة، ص ۶۸۸، نمبر ۴۸۷۴)

ترجمہ..... پوچھا گیا یارسول اللہ! غیبت کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی کسی بات کو ناپسند کرتا ہو اس کا ذکر کرنا غیبت ہے، پھر پوچھا ہمارے بھائی میں وہ بات موجود ہے اس کا ذکر کرنا بھی غیبت ہے؟ حضور نے فرمایا کہ جو بات تم کہہ رہے ہو وہ بھائی میں موجود ہو تب ہی تو وہ غیبت ہے، اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے، تو اس کا ذکر کرنا بہتان ہے۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ ایسی بات کریں جو سامنے والے کو ناپسند ہو حالانکہ وہ بات اس میں موجود ہو تب بھی وہ غیبت ہے، اور وہ حرام ہے، اور اگر اس میں وہ خامی نہ ہو اس کے باوجود کہیں تو یہ بہتان ہے جو غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اب ہم اپنی مجلسوں کو دیکھیں کہ دوسرے مسلک والوں کی ہم کتنی غیبت کرتے ہیں، اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم دین کی خدمت کرتے ہیں

[33] اگرشریعت کے خلاف نہ ہو

تو چھوٹی چھوٹی باتوں کو معاف کردیا کریں

قرآن تو بار بار یہ ترغیب دیتا ہے کہ درگزر کردیا کرو، اور معاف کردیا کرو، اور ہم ہیں کہ آپس ہی میں لڑتے رہیں، اور چھوٹے چھوٹے مسئلے پر الجھتے رہیں تو اس ملک میں ہماری حیثیت کیا رہ جائے گی۔

ان آیتوں میں معاف کرنے کا ذکر ہے۔و ان تعفوا و تصفحوا و تغفروا فان الله غفور رحیم ۔(آیت۱۴،سورت التغابن ۶۴)

ترجمہ..... اور اگر تم معاف کردو، اور درگذر کردو، اور بخش دو تو اللہ بہت بخشنے والا ، بہت مہربان ہے۔

و لیعفوا و لیصفحوا الا تحبون ان یغفر الله لکم و الله غفور رحیم ۔(آیت۲۲، سورت النور ۲۴)

ترجمہ..... اور انہیں چاہئے کہ معافی اور درگذر سے کام لیں، کیا تمہیں یہ پسند نہیں ہے اللہ تمہاری خطائیں بخش دے، اور اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے ۔

ثابت ہوا... ان آیتوں میں ہے کہ دوسروں کو معاف کیا کرو تو اللہ تمہیں بھی معاف کرے گا۔

اس لئے ان ملکوں میں ایک دوسرے کو معاف کرنے کا کام کریں تو اجتماعیت باقی رہے گی، اور اور سب مل کر کوئی بات کہیں گے تو وہ بات سنی جائے گی اور خود بھی آرام اور سکون کی زندگی گزاریں گے، اختلاف کے ساتھ بات کہیں گے تو آپ کی بات کیا سنی جائے گی۔

ان باتوں کا بہت خیال رکھیں۔

[34] اسلامی حکومت ہو تب بھی غیر مسلم کے دین کی حفاظت ضروری ہے

شریعت کا یہ قانون ہے کہ اگر اسلامی حکومت میں غیر مسلم ذمی رہتے ہوں تو
(۱) ان کے دین کی حفاظت کرنا واجب ہے۔
(۲) ان کے مال کی حفاظت کرنا واجب ہے۔
(۳) انکی جان کی حفاظت کرنا واجب ہے۔
(۴) انکی عزت کی حفاظت کرنا واجب ہے
(۵) انکے چرچوں کی حفاظت کرنا مسلمانوں کے ذمے واجب ہے
بلکہ ضرورت پڑے گی تو اس کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کو قتال بھی کرنا پڑے گا۔

اس لئے اگر آپ غیر مسلم ملکوں میں امن لیکر رہتے ہیں تب تو اور بھی وہاں کے رہنے والوں کی جان، مال، عزت، اور مذہب کی حفاظت کرنا ضروری ہے، اگر ایسا نہیں کرتے تو آپ شریعت کی نگاہ میں خائن اور گناہ گار رہیں۔

اس کے لئے حدیث یہ ہے

۔عن ابن عباس قال صالح رسول الله ﷺ اهل نجران علی الفی حلة ....علی ان لا تهدم لهم بیعة و لا یخرج لهم قس ، و لا یفتنوا عن دینهم ما لم یحدثوا حدثا، او یأکلوا الربا ۔(ابوداود شریف، کتاب الخراج، باب فی اخذ الجزیۃ، ص ۴۴۵،نمبر ۳۰۴۱)

ترجمہ :حضور ﷺ نے نجران والوں سے دوسو حلے پر صلح کی ۔۔۔اس شرط پر کہ ان کا کوئی گرجا نہیں گرایا جائے گا، ان کا کوئی پادری نکالا نہیں جائے گا، دین اور مذہب کی وجہ سے کوئی تکلیف نہیں دی جائے گی جب تک کہ وہ کوئی نئی بات نہ پیدا کریں، یا سود نہ کھائیں

اس کے لئے حضورؐ کا یہ عہد نامہ ہے جو اہل نجران کے عیسائی کو آپ نے لکھ کر دیا تھا

بسم الله الرحمن الرحیم .

هذا ما کتب محمد النبی ﷺ لاهل نجران اذا کان علیهم حکمه ....و لنجران و حاشیتها جوار الله و ذمة محمد النبی رسول الله علی اموالهم و انفسهم و ارضهم و ملتهم و غائبهم و شاهدهم و عشیرتهم و بیعهم و کل ما تحت ایدیهم من قلیل و کثیر ، لا یغیر اسقف من اسقفیته و لا راهب من رهبانیته و لا کاهن من کهانته ، لیس علیهم دنیة و لا دم جاهلیة و لا یخسرون و لا یعیرون و لا یطأ ارضهم جیش، و من سأل منهم حقا فبینهم النصف غیر ظالمین و لا مظلومین ....و علی ما فی هذا الکتاب جوار الله و ذمة محمد

رسوله ابدا حتی یاتی الله بامره۔ (کتاب الخراج لابی یوسف، قصۃ نجران واہلہا، ص۷۲)

ترجمہ..... یہ وہ خط جس کو حضور ؐ نے نجران والوں کو لکھ کر دیا ہے، جب نجران پر حکومت ہو تو........نجران اور انکی اتباع کرنے والوں کے لئے اللہ کی پناہ ہے، اور رسول اللہ ﷺ کے اوپر حفاظت کی ذمہ داری ہے، انکے مال کی، انکی جان کی، انکی زمین کی، انکے مذہب کی، جو غائب ہیں ان کی بھی اور جو ابھی موجود ہیں ان کی بھی، ان کے خاندان کی، انکے گرجا گھروں کی، اور انکے قبضے میں جو بھی ہیں تھوڑے، یا زیادہ، ان سب کی حفاظت کی ذمہ داری ہے، نہ ان کا کوئی بشپ اس کو بدل سکتا ہے، اور نہ ان کا کوئی راہب بدل سکتا ہے، اور نہ کوئی کاہن بدل سکتا ہے،، ان لوگوں پر کوئی ذلت نہیں ہے، اور نہ ان پر زمانہ اہلیت کے خون کا بدلہ ہے، اور نہ انکو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے، اور نہ انکو کوئی عار دلا سکتا ہے، اور نہ ان کی زمین پر کوئی فوج کشی ہوگی، اگر یہ لوگ کوئی حق مانگے تو ان کو آدھا دیا جائے گا، نہ ان کو ظلم کرنے دیا جائے گا، اور نہ یہ مظلوم ہوں گے....اور اسی تحریر پر اللہ کا پناہ ہے اور انکے رسول محمد ﷺ کا ہمیشہ کا ذمہ ہے جب تک کہ قیامت نہ آجائے۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ اہل نجران جو عیسائی تھے ان کی جان، ان کا مال، ان کا دین سب محفوظ رہیں گے بلکہ نہ انکو عار دلائی جائے گی۔ اور نہ انکو کوئی نقصان دیں گے، اور اس عہد کو نہ کوئی راہب بدل سکے گا، اور نہ کوئی کاہن بدل سکے گا، یہ عہد قیامت تک رہے گا۔

[35] اسلامی حکومت میں بھی چرچ نہیں ڈھایا جائے گا

اسلامی حکومت ہو تب بھی عیسائیوں کے چرچوں، یہودیوں کے سنیگوگ، اور ہندوؤں کے مندر نہیں ڈھائے جائیں گے، کیونکہ شریعت نے ان کے مندر اور گرجا گھر کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے، اس لئے اگر آپ غیر مسلم ملک میں رہتے ہیں تو بدرجہ اولی ان کی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانے کا حق نہیں ہوگا۔

یہ جو درگاہوں پر اور چرچوں پر بم پھینکتے ہیں یہ بالکل حرام ہے

اس عمل صحابی میں اس کا ثبوت ہے۔ **ثم مضی الی بلاد قرقیسیاء.... اعطاهم مثل ما عطای اهل عانات علی ان لا یهدم لهم بیعة و لا کنیسة ، و علی ان یضربوا لهم نو اقیسهم الا فی اوقات الصلوات ، و یخرجوا صلبانهم فی یوم عید هم فاعطاهم ذالک ، و کتب بینه و بینهم الکتاب .....، و ترکت البیع و الکنائس لم یهدم لما جری من الصلح بین المسلمین و اهل الذمة ، و لم یرد ذالک الصلح علی خالد ابو بکر و لا رده بعد ابی بکر ، و عمر ، و لا عثمان ، و لا علی رضی الله عنهم** (کتاب الخراج لامام ابی یوسف، فصل فی الکنائس والبیع و الصلبان، ص ۱۴۷)

ترجمہ..... کتاب الخراج، ص ۱۴۷: پھر یہ فوج قرقیساء شہر کی طرف گئی.....ان کو وہی حقوق دئے جو عانات والوں کو دئے، کہ ان کا گرجا گھر منہدم نہیں کیا جائے گا، یہودیوں کی عبادت گاہ منہدم نہیں کی جائے گی، نماز کے اوقات کے علاوہ وہ گرجے کی گھنٹی بجا سکے گا، اور وہ اپنی عید کے دن اپنے صلیب کو نکالیں گے، یہ سب حقوق انکو دئے گئے، اس بات پر انکے درمیان اور خلیفہ کے درمیان تحریر لکھی گئی .....اس تحریر کی وجہ سے گرجے

اور کنیسہ منہدم نہیں کیے گئے، اس لئے کہ مسلمانوں اور ذمیوں کے درمیان اس بات پر صلح ہوگئی تھی، حضرت خالدؓ نے جو صلح کی تھی اس کو حضرت ابوبکرؓ نے رد نہیں کیا، اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمر، حضرت عثمان، اور حضرت علیؓ نے بھی رد نہیں کیا۔

ثابت ہوا... اس صلح نامہ میں ہے کہ غیر مسلموں کے گرجا گھر گرائے نہیں جائیں گے، اور وہ نماز کے علاوہ کے وقت میں اپنے ناقوس کو بجائیں گے، اس پر حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، اور حضرت عثمانؓ، اور حضرت علیؓ کا اتفاق ہے۔ اور یہ قیامت تک رہے گا۔

[36] سڑکوں اور شہریوں پر جو بم پھینکتے ہیں ، یہ جہاد نہیں کھلی دہشت گردی ہے۔

غیر مسلم کی اتنی رعایت کی گئی ہے کہ میدان جنگ ہو اور اس میں عورت ، بچے ، بوڑھے ، مزدور ، کاشتکار ، تاجر آجائیں تب بھی انکو قتل کرنا جائز نہیں ہے ، صرف ان جوانوں کو قتل کر سکتے ہیں جو میدان جنگ میں آپ سے لڑنے آئے ہوں ۔ اس لئے گلیوں اور سڑکوں ، سینما گھر ، شراب خانے ، اور درگاہ پر بم پھینک کر عام شہریوں کو قتل کرنا ، اور اس کو خوف و ہراس میں مبتلاء کرنا کیسے جائز ہوگا ، ، اسلام اس کی کبھی اجازت نہیں دیتا ، یہ دین کی خدمت نہیں ہے یہ کھلی ہوئی دہشت گردی ہے

[37] میدان جنگ میں بھی آٹھ قسم کے لوگوں کو قتل کرنا حرام ہے

نیچے کی حدیث میں ہے کہ ان آٹھ قسم کے لوگوں کو قتل کرنا سختی سے منع کیا ہے۔

(۱) عورت

(۲) بچہ

(۳) بوڑھا

(۴) مزدور

(۵) کاشتکار

(۶) تاجر

(۷) چرچوں میں رہنے والے پادری

(۸) چرچوں میں رہنے والے لوگ

(۱) پہلا۔ عورتوں کوقتل کرنا حرام ہے

(۲) دوسرا۔ بچوں کوقتل کرنا حرام ہے

عورت اور بچے میدان جنگ میں بھی ہوں تو ان کوقتل کرنا حرام اور نا جائز ہے

اس کے لئے یہ حدیث ہے۔ **عن ابن عمر قال وجدت امرأة مقتولة فی بعض مغازی رسول اللہ ﷺ فنھی رسول اللہ ﷺ عن قتل النساء و الصبیان** . (بخاری شریف، کتاب الجہاد والسیر ، باب قتل النساء فی الحرب، ص ۴۹۸، نمبر ۳۰۱۵)

ترجمہ..... حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ حضور ؐ کے بعض غزوے میں عورت مقتول پائی گئی، تو حضور ؐ نے عورت اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ میدان جنگ میں بھی عورتوں اور بچوں کوقتل کرنے سے حضور ؐ نے منع فرمایا

(۳) میدان جنگ میں بھی غیر مسلم بوڑھوں کوقتل کرنا حرام ہے۔

اس کے لئے یہ حدیث ہے۔ **حدثنی انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ قال انطلقوا باسم اللہ و باللہ و علی ملة رسول اللہ و لا تقتلوا شیخا فانیا و لا طفلا و لا صغیرا و لا امرأة و لا تغلوا** ۔(ابوداود شریف، کتاب الجہاد، باب فی دعاء المشرکین، ص ۳۷۸، نمبر ۲۶۱۴)

ترجمہ..... حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں، کہ حضور ؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نام پر اور رسول اللہ کی ملت پر جاؤ، اور بہت بوڑھے کو، اور بچے کو، اور چھوٹے کو، اور عورت کو قتل مت کرنا، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ بوڑھے اور بچے اور عورت کو بھی قتل مت کرو۔

(۴) چوتھا۔ میدان جنگ میں بھی غیر مسلم مزدوروں کو قتل کرنا حرام ہے۔

عن جده رباح بن ربيع قال كنا مع رسول الله ﷺ في غزوة... ، قل لخالد لا تقتلن امرأة و لا عسيفا ۔(ابوداود شریف، کتاب الجہاد، باب فی قتل النساء ،ص ۳۸۶، نمبر ۲۶۶۹)

ترجمہ..... ہم حضور ؐ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے.....آپ نے فرمایا کہ حضرت خالد ؓ سے کہو کہ عورت اور مزدور کو قتل نہ کریں۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ عورت اور مزدوروں کو بھی قتل مت کرو۔

(۵) پانچواں۔ میدان جنگ میں بھی غیر مسلم کاشتکاروں کو قتل کرنا حرام ہے

اس قول صحابی میں ہے۔عن عمر بن الخطاب ؓ قال اتقوا الله في الفلاحين فلا تقتلوا هم الا ان ينصبوا لكم الحرب . (سنن بیہقی، باب ترک قتل من لا قتال فیہ، ج ۹، ص ۱۵۵، نمبر ۱۸۱۵۹ / مصنف ابن ابی شیبۃ، باب من ینہی ن قتلہ فی دار الحرب، ج ۶، ص ۴۸۳، نمبر ۳۳۱۲۰)

ترجمہ..... حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ کاشتکاروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اس لئے انکو قتل مت کرو، جب

تک کہ وہ تم سے لڑنے نہ لگیں

ثابت ہوا... اس قول صحابی میں ہے کہ غیر مسلم کاشتکار کو قتل نہیں کرنا چاہئے۔

(٦) چھٹا۔ میدان جنگ میں بھی غیر مسلم تاجروں کو قتل کرنا حرام ہے

اس صحابی کے قول میں ہے۔ عن جابر بن عبد اللہ قال کانوا لا یقتلون تجار المشرکین۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب السیر، باب من ینہی عن قتلہ فی دار الحرب، ج ٦، ص ٤٨٨، نمبر ٣٣٢٠١)

ترجمہ..... حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے تھے کہ صحابہؓ مشرکین کے تاجروں کو قتل نہیں کرتے تھے۔

ثابت ہوا... اس قول صحابی میں ہے کہ مشرکین کے تاجروں کو قتل نہیں کیا جائے گا

(٧) ساتواں۔ پادریوں کو قتل کرنا حرام ہے۔

قام ابو بکر فی الناس فحمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال الا لا یقتل الراھب فی الصومعۃ۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب السیر، باب من ینہی عن قتلہ فی دار الحرب، ج ٦، ص ٤٨٧، نمبر ٣٣١١٧)

ترجمہ..... حضرت ابو بکرؓ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد ثنا کی پھر فرمایا، سنو جو پادری اپنے چرچوں میں ہیں ان کو قتل نہ کرنا۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ گرجا گھروں میں جو پادری رہتے ہیں ان کو بھی قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۸) آٹھواں۔ چرچوں میں رہنے والے خادموں کو قتل کرنا حرام ہے

اس حدیث میں ہے۔ **عن ابن عباس ان النبی ﷺ کان اذا بعث جیوشه قال لا تقتلوا اصحاب الصوامع** ۔(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب السیر، باب من ینہی عن قتلہ فی دارالحرب، ج۶،ص۴۸۸،نمبر۲۲ ۳۳۱)

ترجمہ..... حضور ﷺ جب لشکر بھیجتے تو فرماتے کہ چرچوں میں جو لوگ رہتے ہیں انکو بھی قتل نہ کرنا۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ جو حضرات چرچوں میں رہتے ہیں، چاہے وہ پادری ہوں، یا چرچ کے خادم ہوں ان کو بھی قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

ان آٹھ قسم کے لوگوں کو میدان جنگ میں بھی قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں یہ لوگ باضابطہ قتل کرنے آجائیں تو اب ان کو قتل کیا جا سکتا ہے

اب صرف وہی لوگ رہ گئے جو نوجوان ہو اور میدان جنگ میں آپ سے قتال کر رہے ہیں صرف انکو قتل کر سکتے ہیں، عام شہریوں کو ہرگز نہیں۔

(۹) نویں بات۔ صرف انہیں لوگوں کو قتل کر سکتے ہیں جو آپ سے قتال کر رہے ہیں

اوپر کے آٹھ قسم کے آدمیوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے، تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ جو نوجوان میدان جنگ میں آپ سے قتال کر رہے ہیں صرف انہیں کو قتل کر سکتے ہیں، باقی لوگوں کو نہیں۔

اس لئے یہ جو گلیوں دکانوں، بسوں اور شہریوں میں بم پھینک کر عام شہریوں کو قتل کر دیتے ہیں، اور پورے ملک میں خوف و ہراس پھیلا دیتے ہیں یہ بالکل جائز نہیں ہے اور یہ جہاد نہیں ہے، دہشت گردی ہے، اور اس میں قتل ہونے سے اس کو شہادت کا درجہ نہیں ملے گا۔

اس آیت میں اس کا ثبوت ہے۔ **و قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم و لا تعتدو ان اللہ لا یحب المعتدین** ۔ (آیت ۱۹۰، سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ..... اور ان لوگوں سے اللہ کے راستے میں جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں، اور زیادتی نہ کرو، یقین جانو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ جو تم سے جنگ کرتے ہیں تم صرف اسی کو قتل کرو

من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکأنما قتل الناس جمیعا و من احیاھا فکأنما أحیا الناس جمیعا (آیت ۳۲، سورت المائدۃ ۵)

ترجمہ..... جو کوئی کسی کو قتل کرے جبکہ یہ قتل کسی اور کے جان کا بدلہ لینے کے لئے نہ ہو، اور نہ کسی کے زمین فساد پھیلانے کی وجہ سے ہو، تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جو شخص کسی کی جان بچالے تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کی جان بچالی ۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ بلاوجہ کسی ایک کوقتل کیاتو گویا کہ اس نے تمام انسانوں کوقتل کر دیا، یہ ناحق قتل اتنابڑا گناہ ہے

یہ جو جہاد کے نام پرلوگوں کوسڑکوں،اور بازاروں میں ناحق ماررہے ہیں یہ کتنابڑا گناہ ہے،

[38] عام شہریوں کو بم مار کر قتل کرنا بالکل دہشت گردی ہے، جو حرام ہے

اوپر کی باتوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ سڑکوں، اور دکانوں میں عام شہریوں کو بم مار کر قتل کرنا، یہ جہاد نہیں ہے، اور نہ اسلام میں اس کی اجازت ہے، بلکہ یہ پورے طور پر دہشت گردی ہے، اسلام ہر ہر گز اس کی اجازت نہیں دیتا۔

اس سے پورا ملک خوف و ہراس میں مبتلاء ہو جاتا ہے، اور جس طرح غیر مسلم کے لئے باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے، ٹھیک اسی طرح مسلمانوں کے لئے بھی گھر سے باہر نکلنا مشکل ہو جاتا ہے، بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ مصائب اور پریشانیوں میں مبتلاء ہو جاتے ہیں، اس سے نفرتیں بڑھتی ہیں، اور فائدے کے بجائے پورے ملک کا نقصان ہو جاتا ہے، اس لئے شریعت میں یہ حرام اور ناجائز ہے، تمام مسلمانوں کو اور خاص طور پر نوجوانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔

[39] غیر مسلم ذمی کی حفاظت کے لئے جنگ کرنی پڑے تو وہ بھی کی جائے گی

غیر مسلم اسلامی حکومت میں ذمی بن کر رہ رہے ہوں تو حکومت کی پوری ذمہ داری ہے کہ اس کی حفاظت کرے، اور اس کی حفاظت کے لئے اسلامی فوج کو لڑنا پڑے تو اس کے لئے فوج بھی لڑے گی۔

جب مسلم ملک میں غیر مسلموں کی اتنی رعایت ہے تو اگر آپ غیر مسلم ملکوں میں پناہ لیکر رہ رہے ہیں تو آپ کی کتنی ذمہ داری ہے کہ آپ اس کی جان اور مال کی حفاظت کریں۔

اس کے لئے حدیث یہ ہے۔ **قال رأیت عمر بن الخطاب ......و اوصیه بذمة الله و ذمة رسوله ان یوفی لهم بعهدهم و ان یقاتل من ورائهم و ان لا یکلفوا فوق طاقتهم** ۔(بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی قبر النبی ﷺ وابی بکر وعمرؓ، ص ۲۲۴، نمبر ۱۳۹۲)

ترجمہ.... حضرت عمرؓ نے فرمایا..... اللہ کے ذمہ اور رسول ﷺ کے ذمے کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے عہد کو پورا کریں، اور ان کی حفاظت کے لئے جنگ کریں، اور ان کی طاقت سے زیادہ انکو کام نہ دیں

ثابت ہوا.. اس حدیث میں ہے کہ غیر مسلم ذمی ہو تو انکی حفاظت کے لئے جنگ بھی کی جا سکتی ہے

[40] اگر جنگ سے مزید فتنہ ہوتا ہو تو ہرگز وہ جنگ جائز نہیں ہے

جہاد دین پھیلانے کے لئے ایک اہم عبادت ہے، اس کو عبادت کی طرح ہی انجام دینا چاہئے، اور اس کی شرائط کی پوری پابندی کرنی چاہئے، ورنہ وہ ایک فساد کا کام بن کر رہ جائے گا، اور اسلام بدنام ہو جائے گا۔ اور دیار غیر میں مسلمانوں کو رہنا مشکل ہو جائے گا۔ اس کا خیال رکھیں۔

و قاتلوهم حتى لا تكون فتنة و يكون الدين لله فان انتهوا فلا عدوان الا على الظالمين (آیت ۱۹۳، سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ..... اور تم ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے، اور دین اللہ کا ہو جائے، پھر اگر وہ باز آجائیں [تو سمجھ لو] کہ ظالموں کے سوائے کسی اور پر تشدد نہیں ہونا چاہئے۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے جنگ اس لئے کرو کہ زمین میں فتنہ نہ ہو جائے، لیکن اگر آپ کی جنگ کرنے سے الٹا فتنہ ہوتا ہو، تو ایسی جنگ ہرگز نہ کی جائے، اس کا پورا خیال رکھیں۔

اس دور میں دوسروں کے ملکوں میں دو چار بم پھینک دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں نے خیر کا کام کر لیا، اس سے پورے ملک کے مسلمان پریشان ہو جاتے ہیں ، اور وہ ملک والے باقی مسلمانوں کو اپنے ملک سے نکالنے کے منصوبے بنانے لگتے ہیں، اس لئے گلیوں اور سڑکوں پر بم دھماکہ کرنے سے بچنا چاہئے، اور جو لوگ اس قسم کی حرکت کرے ان کو پوری طرح روکنا چاہئے۔

(41) غیر مسلم کے اموال کو بھی ناحق لینا، یا کھانا جائز نہیں ہے

جس طرح غیر مسلم کا ناحق قتل کرنا حرام ہے اسی طرح ناحق اس کا مال لینا بھی حرام ہے، اسی طرح ان کی کھیتی کو، درختوں کو، یا جانوروں کو نقصان پہنچانا بھی اسلام میں ناجائز، اور حرام ہے

اس حدیث میں اس کا ثبوت ہے۔ **ان خالد بن ولید قال غزوت مع رسول الله خیبر فاتت الیھود فشکوا ان الناس قد اسرعوا الی حظائرھم فقال رسول الله ﷺ الا لا تحل اموال المعاھدین الا بحقھا** ۔(ابوداود شریف، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی اکل السباع، ص ۵۴۳، نمبر ۳۸۰۶)

ترجمہ..... خیبر میں حضور ؐ کے ساتھ ہم غزوہ کر رہے تھے، تو یہودی شکایت کرنے آئے کہ آپ کے لوگ ہمارے باڑے میں آگئے ہیں، تو حضور ؐ نے فرمایا کہ، سن لو کہ جن لوگوں کا معاہدہ ہے، ان کا مال حلال نہیں ہے، مگر جتنا حق ہے اتنا ہی۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ جن سے عہد ہے، ان کا مال حلال نہیں ہے، ہاں جتنا آپ کا جائز حق ہے صرف اتنا حلال ہے۔

[42] غیر مسلم کے مال کو نقصان کرنا بھی ناجائز ہے

جس طرح غیر مسلم کے مال کو ناجائز طور پر کھانا حرام ہے اسی طرح اس کے مال کو ناحق نقصان کرنا بھی جائز نہیں ہے۔اس قول صحابی میں اس کا ثبوت ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کے اس قول میں غیر مسلم کی دس چیزوں کو برباد کرنا حرام بتایا ہے۔**حدثت ان ابا بکر بعث جیوشا الی الشام....فقال انی اوصیکم بعشر : لا تقتلن صبیا و لا امرأۃ و لا کبیرا ھرما و لا تقطعن شجرا مثمرا و لا تخرجن عامرا و لا تعقرن شاۃ و لا بعیرا الا للماکلۃ و لا تغرقن نخلا و لا تحرقنه و لا تغلل و لا تجبن** ۔(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الیسر، باب من ینھی عن قتلہ فی دار الحرب، ج ٦، ص ٤٨٧، نمبر ٣٣١١٠)

ترجمہ..... حضرت ابو بکر نے لشکر شام بھیجتے وقت کہا، میں تم لوگوں کو دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں۔[ا] کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔[۲] عورت کو قتل نہ کرنا۔[۳] کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔[۴] پھل دار درخت کو نہیں کاٹنا۔[۵] کسی آباد شدہ لوگوں کو نہیں نکالنا۔[٦] بکری اور اونٹ کے پیروں کو نہیں کاٹنا، ہاں کھانے کے لئے ذبح کر سکتے ہو۔[۷] کھجور کے درختوں کو پانی میں نہ ڈبونا [۸]، اور نہ اس کو جلانا۔[۹] امانت میں خیانت نہ کرنا۔[۱۰] اور میدان جنگ میں بزدلی نہ کرنا۔

ثابت ہوا... اس قول صحابی میں دس چیزوں کو قتل کرنے اور برباد کرنے سے منع کیا ہے

حضرت ابو بکرؓ کے اس قول میں بھی غیر مسلم کی دس چیزوں کو برباد کرنا حرام بتایا ہے۔**ان ابا بکر الصدیق بعث الجیوش الی الشام ....؛ انی موصیک بعشر : لا تقتلن امرأۃ و لا صبیا و لا کبیرا ، و لا تعقرن نخلا ، و لا تحرقنھا ، و لا تجبن و لا**

تـغلل ، الذين فحصوا عن رؤسهم الشمامة ، و الذين حبسوا انفسهم الذين في الـصـوامـع ۔(مصنف عبدالرزاق، کتاب الجهاد، باب عقر الشجر ة بارض العدو، ص١٣٦، نمبر ٩٤٣٨)

ترجمہ.. حضرت ابوبکرؓ نے شام کی طرف لشکر بھیجتے ہوئے فرمایا کہ.... میں تمہیں دس باتوں کی نصیحت کرتا ہوں [١]عورتوں کو قتل نہیں کرنا۔[٢] بچوں کو قتل نہیں کرنا۔[٣] بوڑھوں کو قتل نہیں کرنا۔[٤] درختوں کو نہیں کاٹنا[٥] نہ اس کو جلانا۔[٦] میدان جنگ میں بزدل نہ ہوجانا۔[٧] امانت میں خیانت نہ کرنا۔[٨] جن لوگوں نے اپنے سروں سے چوٹی اتار لی ہے،[٩] اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو چرچوں میں بند کرلیا ہے انکو قتل مت کرنا۔

ثابت ہوا... اس حدیث میں ہے کہ غیر مسلم کے درختوں کو بھی نہیں کاٹا جائے گا۔

یہ ساری پابندی اس وقت ہے جب دارالاسلام میں ہو، یا جنگ کے میدان میں ہو، لیکن اگر آپ خود عیساؤں اور ہندؤوں کے ملک میں رہتے ہیں تب تو آپ کو اور بھی ان لوگوں کو ستانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

[43] غیر مسلم ذمی کو بھی بیت المال سے وظیفہ دیا جائے گا

حضرت عمرؓ نے غیر مسلم کو یہاں تک حق دیا کہ جس طرح مسلمانوں کو بیت المال سے وظیفہ دیا جاتا تھا اسی طرح غیر مسلم ذمی کو بھی بیت المال سے وظیفہ دیا جاتا تھا۔

اس دور میں بھی اگر اسلامی حکومت ہو تو جس طرح مسلمانوں کو بیت المال سے وظیفہ دیا جاتا ہے، غیر مسلم معذور، اور بوڑھوں کو بھی بیت المال سے وظیفہ دیا جائے گا۔

اس کے لئے حضرت عمرؓ کا قول یہ ہے۔

قال مر عمر بن الخطابؓ بباب قوم و علیه سائل یسئل شئخ کبیر ضریر البصر فضرب عضده من خلفه و قال من ای اهل الکتاب انت ؟ فقال یهودی قال فما الجأک الی ما اری ؟ قال اسأل الجزیة و الحاجة و السن ، قال فاخذ عمر بیده و ذهب به الی منزله فرضخ له بشیء من المنزل ثم ارسل الی خازن بیت المال فقال انظر هذ و ضربائه فو الله ما انصفناه ان اکلنا شبیبته ثم نخذله عند الهرم ، انما الصدقات للفقراء و المساکین ، و الفقراء هم المسلمون و هذا من المساکین من اهل الکتاب ، و وضع عنه الجزیة و عن ضربایه ۔(کتاب الخراج لابی یوسفؒ، فصل فیمن تجب علیہ الجزیۃ ،ص ۱۲۶)

ترجمہ..... حضرت عمر ایک قوم کے دروازے کے سامنے سے گزرے، وہاں ایک نابینا بوڑھا مانگ رہا تھا، حضرت عمرؓ نے پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا، اور پوچھا کہ تم کون سے اہل کتاب ہو؟ اس نے کہا یہودی ، پھر پوچھا کہ میں تمکو مانگتے دیکھ رہا ہوں ، ایسی کیا مجبوری ہوگئی؟ کہا جزیہ دینے کے لئے پیسے مانگ رہا ہوں ، اور کچھ ضرورت بھی ہے، اور عمر بھی ہوگئی ہے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اس کا ہاتھ پکڑا، اور اپنے گھر

لے گئے، اور اپنے گھر سے کچھ دیا، پھر بیت المال کے خزانچی کے پاس بھیجا اور کہا کہ اس قسم کے لوگوں کا خیال رکھو، یہ انصاف نہیں ہے کہ اس کی جوانی کے وقت تو اس سے جزیہ کی رقم کھائیں، اور بوڑھاپے میں اس کو ذلیل کردیں، پھر ((انما الصدقات للفقراء و المساکین))[آیت] پڑھی، اور فرمایا کہ آیت میں فقراء سے مراد مسلمان ہیں، اور مساکین سے مراد اہل کتاب کے مسکین ہیں [اس لئے ان کو بھی زکوۃ کے مال میں سے دیں]، پھر اس بوڑھے سے اور اس قسم کے دوسرے لوگوں سے جزیہ معاف کردیا۔

ثابت ہوا... جب اسلامی حکومت ہو تو غیر مسلم کو بیت المال سے وظیفہ دیا جاتا ہے تو ہم اور آپ غیر مسلم کی حکومت میں رہتے ہیں اور یہ لوگ ہمکو ہر قسم کا پورا پورا وظیفہ دیتے ہیں تو ہم لوگوں کو اور بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہئے۔

[44] غیر کی مجلسوں میں جانے کے اصول

اسلام کے یہ تین اصول ہیں، ان پر عمل کرنا لازمی ہے۔

[۱] غیر مسلم کی مجلس میں جائیں یا کہیں بھی رہیں۔ شرک کا کام ہرگز نہ کریں، اور نہ ایسے کام میں شریک ہوں جو شرک کے معاون ہو۔

[۲] بے حیائی اور بے شرمی کو اسلام نے سختی سے روکا ہے، اس لئے وہاں بے حیائی اور بے شرمی کے کام میں بھی شریک نہ ہوں۔

[۳] شراب، جوا، اور سود کے کاروبار میں بھی شریک نہ ہوں، کیونکہ یہ سب بھی حرام ہیں۔

ان سب باتوں کے لئے آیتیں اور حدیثیں یہ ہیں

[۱]۔۔ شرک اور کفر کا کام ہرگز نہ کریں۔

غیر مسلم کی مجلس میں جائیں یا کہیں بھی رہیں۔شرک اور کفر کا کام ہرگز نہ کریں، اور نہ ایسے کام میں شریک ہوں جو شرک، یا کفر کے معاون ہو۔

اس کے لئے آیتیں یہ ہیں۔

لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ۔ (آیت ۱۳، سورت لقمان ۳۱)

ترجمہ..... اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو، یقین جانو شرک بہت بڑا بھاری ظلم ہے۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء (۴/۴۸)

ترجمہ..... بیشک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے ، اور اس سے کمتر ہر بات کو جس کو چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے

ثابت ہوا... ان آیتوں میں کفر اور شرک سے روکا ہے ۔اس لئے کسی مجلس میں شریک ہوں تو کفر اور شرک کا کام ہرگز نہ کریں، اس سے انسان مسلمان باقی نہیں رہتا ہے۔اس سے خاص طور پر پرہیز کریں

[۲] ۔۔بے حیائی اور بے شرمی کو اسلام نے سختی سے روکا ہے

،اس لئے وہاں بے حیائی اور بے شرمی کے کام میں بھی شریک نہ ہوں۔

ان اللہ یأمر بالعدل و الاحسان ، و ایتاء ذی القربی و ینھی عن الفحشاء و المنکر و البغی یعظکم لعلکم تذکرون . (آیت۹۰،سورت النحل۱۶)

ترجمہ..... بیشک اللہ انصاف کا،احسان کا،اور رشتہ داروں کو اس کے حقوق دینے کا حکم دیتا ہے،اور بے حیائی، بدی،اور ظلم سے روکتا ہے۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ اللہ بے شرمی اور بے حیائی کے کام سے روکتا ہے

[۳] ۔۔ شراب، جوا،اور سود کے کاروبار میں بھی شریک نہ ہوں،

کیونکہ یہ سب بھی حرام ہیں۔ اس کی دلیل یہ آیت ہے **۔یا ایھا الذین آمنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون** ۔(آیت۹۰،سورت المائدۃ۵)

ترجمہ..... اے ایمان والو! شراب، جوا، بتو کے تھان،اور جوے کے تیر، یہ سب ناپاک اور شیطانی کام ہیں اس لئے اس سے بچو تا کہ تم کو فلاح حاصل ہو جائے۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ شراب، جوا،اور بتوں کے کام میں شرکت نہ کیا کریں۔

[45] قرآن نے کچھ اہل کتاب کی خوبیاں بھی بیان کی ہیں۔

کچھ اہل کتاب کی قرآن نے خوبیاں بھی بیان کی ہیں اس لئے کوئی ایسے یہودی، یا عیسائی مل جائیں جو واقعۃ اخلاق مند ہوں تو آپ ان کی تعریف بھی کریں اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کریں، اور انکے لئے دعا بھی کریں، اور انکو بتائیں کہ قرآن نے اچھے لوگوں کو کس طرح تعریف کی ہے، اس سے وہ لوگ خوش ہوں گے، اور اسلام کے قریب آئیں گے

برطانیہ کے مشہور بزرگ [اور میرے لئے بہت بڑے بزرگ] کو دیکھا کہ وہ یہاں کی حکومت والوں کے لئے بڑی دعائیں کرتے تھے، وہ فرماتے تھے کہ ان لوگوں نے ہمارا استقبال کیا، ہمیں ہر قسم کی سہولت دی، ہمیں اس ملک کی شہریت دی، ہمیں مسجد بنانے دی، مدرسے بنانے دئے، تبلیغ کا عالمی کام کرنے دیا، اور عیسائی حکومت ہونے کے باوجود انہوں نے کبھی روڑا نہیں اٹکایا، بلکہ ہمیشہ تعاون کیا، پھر جس دریا دلی سے انہوں نے اپنی قوموں کو نوازہ ہمیں بھی اتنا ہی نوازہ، اس میں کوئی کمی نہیں کی اس وقت دنیا میں اس قسم کا اخلاق، اور اتنی دریا دلی بہت کم ہے ، اس لئے میں جب بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہوں اس قوم کے لئے ہدایت کی دعا کرتا ہوں، اور یہ کہتا ہوں کہ یا اللہ! انکو اس کا پورا پورا بدلا دے۔ آمین

یہ کہنے کے بعد مجھ سے فرمایا کہ، ثمیر ، تم بھی ان کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہنا۔

اہل کتاب کی تعریف میں یہ چار۴ آیتیں ہیں.

[ا].و لتجدن اقربهم مودة للذين آمنوا الذين قالوا انا نصٰرى 'ذالک بان منهم قسيسين و رهبانا و انهم لايستكبرون، واذا سمعوا ما انزل الى الرسول ترى اعنهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق يقولون ربنا آمنا فاكتبنا مع الشاهدين . (آیت۸۲۔۸۳،سورت المائدۃ۵)

ترجمہ..... اورتم یہ بات بھی ضرور محسوس کرلوگے کہ [غیرمسلموں میں] مسلمانوں سے دوستی میں زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کونصرانی کہا،اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے بہت سے علم دوست عالم،اور بہت سے تارک الدنیا درویش ہیں، نیز یہ وجہ بھی ہے کہ وہ تکبرنہیں کرتے ۔اور جب یہ لوگ وہ کلام سنتے ہیں جورسول پر نازل ہوا ہے تو چونکہ انہوں نے حق پہچان لیا ہوتا ہے اس لئے تم انکی آنکھوں کودیکھو گے کہ وہ آنسوؤں سے بہہ رہی ہیں ،اوروہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے ہیں لہذا گواہی دینے والوں کے ساتھ ہمارانام بھی لکھ لیجئے۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ دوسری قوموں کی بنسبت عیسائیوں کو دیکھیں گے کہ وہ مسلمانوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں،اور یہ بھی دیکھیں گے کہ ان میں تکبر کم ہوتا ہے

برطانیہ میں ہم کھلی آنکھوں سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ دوسری قوموں کی بنسبت عیسائی حضرات مسلمانوں سے زیادہ قریب ہیں ،اور یہ بھی دیکھا کہ ان میں تکبر کم ہوتا ہے۔

[۲] لیسو سواء من اهل الکتاب امة قائمة یتلون آیات الله آناء اللیل و هم یسجدون ، یومنون بالله و الیوم الآخر و یأمرون بالمعروف و ینهون عن المنکر و یسارعون فی الخیرات و اؤلٰئک من الصالحین ، و ما یفعلوا من خیر فلن یکفروه و الله علیم بالمتقین ۔(آیت۱۱۳۔۱۱۵،سورت ال عمران۳)

ترجمہ..... لیکن سارے اہل کتاب ایک جیسے نہیں ہیں ،اہل کتاب ہی ءمیں وہ لوگ بھی ہیں [جوراہ راست پر] قائم ہیں، جورات کے اوقات میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں ،اور جواللہ کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں ، یہ لوگ اللہ پر اور آخرت دن پر ایمان رکھتے ہیں ،اچھائی کی تلقین کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں ،اور نیک کاموں کی طرف لپکتے ہیں ، یہ وہ لوگ ہیں جنکا شمار صالحین میں ہے، وہ جو بھلائی بھی کریں گے اس کی ہرگز ناقدری نہیں کی جائے گی ،اوراللہ پرہیزگاروں کوخوب جانتا ہے۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ اہل کتاب میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جواللہ پر ایمان رکھتے ہیں ،اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اچھے کام کرتے ہیں ،اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو اچھا کام کریں گے ،اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

[۳] و ان من اهل الکتاب لمن یؤمن بالله و ما انزل الیکم و ما انزل الیهم خٰشعین لله لا یشترون بآیات الله ثمنا قلیلا اولئک لهم اجرهم عند ربهم (آیت ۱۹۹،سورت آل عمران۳)

ترجمہ..... اور بیشک اہل کتاب میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جواللہ پر ایمان رکھتے ہیں ،اوراس کتاب پر بھی جوتم پر نازل کی گئی ہے،اوراس کتاب پر بھی جوان پر نازل کی گئی ہے ایمان رکھتے ہیں ،اوراللہ کے سامنے عجز و نیاز کا مظاہرہ کرتے ہیں ، اور اللہ کی آیتوں کو تھوڑی سی قیمت لیکر بیچ نہیں ڈالتے ، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے

پروردگار کے پاس اپنے اجر کے مستحق ہیں۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ کچھ ایسے اہل کتاب بھی ہیں جو قرآن پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور انجیل پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اللہ فرماتے ہیں کہ، میرے پاس ان کا بدلہ ہے اور اجر و ثواب ہے۔

[۴] و من اهل الكتاب من ان تأمنه بقنطار يوده اليك و منهم ان تأمنه بدينار لا يوده اليك الا ما دمت عليه قائما ۔(آیت ۷۵،سورت،آل عمران ۳)

ترجمہ..... اہل کتاب میں کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ اگر تم ان کے پاس دولت کا ایک ڈھیر بھی امانت کے طور پر رکھوادو تو وہ تمہیں واپس کر دیں گے۔اور انہیں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ایک دینار کی امانت بھی ان کے پاس رکھواؤ تو وہ تمہیں واپس نہیں دیں گے،الا یہ کہ تم ان کے سر پر کھڑے رہو۔

ثابت ہوا... اس آیت میں ہے کہ بعض اہل کتاب ایسے ہیں جو آپ کو پوری امانت ادا کر دیں گے، چاہے جتنا ہی مال ہو،اور بعض ایسے ہیں کہ ایک پونڈ بھی دیں گے تو وہ آپ کو ادا نہیں کرنا چاہیں گے ۔

جہاں اہل کتاب، یعنی یہودی اور عیسائی کے بارے میں اور بہت سی باتیں قرآن نے ذکر کی ہیں، وہاں کھل کر ان کی تعریف بھی کی ہیں،اور جہاں یہ اچھی صفات دیکھیں،ہمیں ان کا اعتراف کرنا چاہئے،اسی سے آپس میں محبت بڑھے گی،اور ہم مل جل کر رہ سکیں گے۔

اس ملک میں نفرت نہ ہو،اور سارے مذاہب کے لوگ میل و محبت سے زندگی گزاریں،اور ملک کو ترقی دیں،اسی لئے یہ کتاب لکھی ہے۔

ہر ملک والے چاہتے ہیں کہ یہ آٹھ کام ضرور کریں

[۱]۔۔ حکومت کو ٹیکس دیں، کیونکہ ٹیکس سے ہی وہ اپنی حکومت اچھی طرح چلا سکیں گے

[۲]۔۔ آپ پابندی سے کام کریں تا کہ آپ کی بھی ترقی ہو اور ملک کی بھی ترقی ہو، اس سے یہ ہوگا کہ آپ حکومت پر بوجھ نہیں بنیں گے، بلکہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے اور الٹا حکومت کو ٹیکس دیکر اس کی مدد کریں گے

[۳]۔۔ ملک میں کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے نفرت پیدا ہو یا قتل و غارت شروع ہو جائے، کیونکہ قتل و غارت شروع ہونے سے ملک کی معیشت تباہ ہو جاتی ہے، اور ملک کے عوام کا جینا دوبھر ہو جاتا ہے، اس سے ایک بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ نہ پہلا فریق سکون اور اطمینان کے ساتھ گھر سے باہر جا سکتا ہے، اور نہ دوسرا فریق گھر سے باہر جا سکتا ہے، اور یہ صورت حال دونوں کے لئے انتہائی خطرناک ہے، اس لئے ہر فریق کو چاہئے کہ کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے آپس میں نفرت پیدا ہو جائے۔

[۴]۔۔ ملک کے قانوں کی پوری پابندی کریں، کیونکہ اسی سے ملک کی ترقی ہے

[۵]۔۔ حکومت کے خلاف سازش نہ کریں

[۶]۔۔ ہر ایک کے ساتھ مل جل کر رہیں، اور پیار و محبت سے رہیں، اس سے ملک کے لوگ بہت آرام اور چین و سکون سے زندگی گزارتے ہیں

[۷]۔۔ آپ جس طرح اپنوں کی خدمت کرتے ہیں غیر مسلم بھائیوں کی بھی دل و جان سے خدمت کریں، اس سے وہ خوش ہوں گے، اور سوچیں گے کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو ہماری بھی

خدمت کرتے ہیں۔اس ملک یں جب مسلمانوں نے سیلاب کے وقت لوگوں کی خدمت کی تو وہ بہت خوش ہوئے ، بہت دعائیں دیں،اور دل کھول کر مسلمانوں کی تعریف کیں۔

[۸]۔۔ آپ کوئی مطالبہ بھی کریں تو اس کے لئے توڑ پھوڑ نہ کریں، ہنگامہ برپا نہ کریں بلکہ انسانیت اور قانون کے دائرے میں رہ کر مطالبہ کریں، تاکہ حکومت آپ کے مطالبے پر سنجیدگی سے غور کر سکے،اور جتنا ہو سکے آپ کی جائز مدد کر سکے۔

یہ وہ آٹھ باتیں ہیں جن پر آپ عمل کریں گے تو آپ کو کوئی حکومت نہیں نکالے گی ، بلکہ مزید آپ کا استقبال کرے گی۔اور اسی ملک میں رکھنے کی کوشش کرے گی۔ آپ یہ نسخہ آزما کر دیکھیں۔ اور اگر آپ نے ان کا خلاف کیا تو ممکن ہے کہ آپ کو مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے۔

خدا کرے کہ اس ملک میں امن رہے اور اہل وطن امن کے ساتھ خوش گوار زندگی گزاریں،
اور ایک دوسرے کو عزت و احترام دیں،اور میل ومحبت کے ساتھ رہیں
یہی تمنائیں لئے یہ کتاب لکھی ہے، خداوند کریم اس کو قبول کرے،اور اجر آخرت سے نوازے،
آمین یارب العالمین۔
آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلواۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔
احقر ثمیر الدین قاسمی،غفرلہ، مانچیسٹر ۔انگلینڈ

۹ /۵ /۲۰۱۷ء